E 03-Feb-20 9:32 AM PAGE 1 (1,1)

ارشاد باری تعالیٰ

اَلَّذِیۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِلّٰہِ وَالرَّسُوۡلِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَصَابَہُمُ الۡقَرۡحُ ؕ لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوۡا مِنۡہُمۡ وَاتَّقَوۡا اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ○ (آل عمران:173)

ترجمہ: وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور رسول کو لبیک کہا بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکے تھے، اُن میں سے اُن لوگوں کیلئے جنہوں نے احسان کیا اور تقویٰ اختیار کیا بہت بڑا اجر ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian

جلد 69

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 6

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

11 رجمادی الثانی 1441 ہجری قمری ● 6 رتبلیغ 1399 ہجری شمسی ● 6 رفروری 2020ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31 رجنوری 2020 کو مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ) برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق ایسے ہیں کہ وہ مشاہدہ اور تجربہ کی محک پر کامل المعیار ثابت ہوئے
وہ صرف باتیں ہی نہیں بلکہ ان کی صداقت کا ثبوت ہمارے ہاتھ میں ایسا ہی ہے جیسے ہندسہ اور حساب کے اصول صحیح اور یقینی ہیں
اور ہم دو اور دو چار کی طرح ان کو ثابت کر سکتے ہیں، لیکن کسی اور نبی کا متبع ایسا نہیں کر سکتا

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ

سب سے اکمل نمونہ اور نظیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو جمیع اخلاق میں کامل تھے۔ اسی لئے آپ کی شان میں فرمایا اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ (القلم:5)

ایک وقت ہے کہ آپ فصاحت بیانی سے ایک گروہ کو تصویر کی صورت حیران کر رہے ہیں۔ ایک وقت آتا ہے کہ تیر و تلوار کے میدان میں بڑھ کر شجاعت دکھاتے ہیں۔ سخاوت پر آتے ہیں تو سونے کے پہاڑ بخشتے ہیں۔ حلم میں اپنی شان دکھاتے ہیں تو واجب القتل کو چھوڑ دیتے ہیں۔ الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے نظیر اور کامل نمونہ ہے جو خدائے تعالیٰ نے دکھا دیا ہے۔ اس کی مثال ایک بڑے عظیم الشان درخت کی ہے جس کے سایہ میں بیٹھ کر انسان اس کے ہر جزو سے اپنی ضرورتوں کو پورا کر لے۔ اس کا پھل، اس کا پھول اور اس کی چھال، اس کے پتے غرضکہ ہر چیز مفید ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عظیم الشان درخت کی مثال ہیں جس کا سایہ ایسا ہے کروڑ ہا مخلوق اس میں مرغی کے پروں کی طرح آرام اور پناہ لیتی ہے۔ لڑائی میں سب سے بہادر وہ سمجھا جاتا تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتا تھا۔ کیونکہ آپ بڑے خطرناک مقام میں ہوتے تھے۔ سبحان اللہ! کیا شان ہے۔ اُحد میں دیکھو کہ تلواروں پر تلواریں پڑتی ہیں۔ ایسی گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے کہ صحابہؓ برداشت نہیں کر سکتے۔ مگر یہ مرد میدان سینہ سپر ہو کر لڑ رہا ہے۔ اس میں صحابہؓ کا قصور نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بخش دیا، بلکہ اس میں بھید یہ تھا کہ تا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت کا نمونہ دکھایا جاوے۔ ایک موقع پر تلوار پر تلوار پڑتی تھی اور آپؐ نبوت کا دعویٰ کرتے تھے کہ محمد رسول اللہ میں ہوں۔ کہتے ہیں حضرتؐ کی پیشانی پر ستر زخم لگے۔ مگر زخم خفیف تھے۔ یہ خلق عظیم تھا۔

ایک وقت آتا ہے کہ آپ کے پاس اس قدر بھیڑ بکریاں تھیں کہ قیصر و کسریٰ کے پاس بھی نہ ہوں۔ آپ نے وہ سب ایک سائل کو بخش دیں۔ اب اگر پاس نہ ہوتا تو کیا بخشتے۔ اگر حکومت کا رنگ نہ ہوتا تو یہ کیونکر ثابت ہوتا کہ آپ واجب القتل کفار مکہ کو باوجود مقدرت انتقام کے بخش سکتے ہیں۔ جنہوں نے صحابہ کرامؓ اور خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مسلمان عورتوں کو سخت سے سخت اذیتیں اور تکلیفیں دی تھیں۔ جب وہ سامنے آئے تو آپ نے فرمایا۔ لَا تَثۡرِیۡبَ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ میں نے آج تم کو بخش دیا۔ اگر ایسا موقع نہ ملتا تو ایسے اخلاق فاضلہ حضور کے کیونکر ظاہر ہوتے۔ یہ شان آپؐ کی اور صرف آپ کی ہی تھی۔ کوئی ایسا خلق بتلاؤ جو آپ میں نہ ہو اور پھر بدرجہء غایت کامل طور پر نہ ہو۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کو دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ اُن کے اخلاق بالکل مخفی ہی رہے۔ شریر یہود جن کو گورنمنٹ کے ہاں کرسیاں ملتی تھیں اور رومی گورنمنٹ ان کے گروہ کی وجہ سے عزت کرتی تھی۔ مسیح کو تنگ کرتے رہے مگر کوئی اقتدار کا وقت حضرت مسیح کی زندگی میں ایسا نہ آیا جس سے معلوم ہو جاتا کہ وہ کہاں تک باوجود مقدرت انتقام کے عفو سے کام لیتے ہیں مگر برخلاف اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق ایسے ہیں کہ وہ مشاہدہ اور تجربہ کی محک پر کامل المعیار ثابت ہوئے۔ وہ صرف باتیں ہی نہیں بلکہ ان کی صداقت کا ثبوت ہمارے ہاتھ میں ایسا ہی ہے جیسے ہندسہ اور حساب کے اصول صحیح اور یقینی ہیں اور ہم دو اور دو چار کی طرح ان کو ثابت کر سکتے ہیں لیکن کسی اور نبی کا متبع ایسا نہیں کر سکتا۔ اسی لئے آپؐ کی مثال ایک ایسے درخت سے دی جس کی جڑھ، چھال، پھل، پھول، پتے غرض ہر ایک چیز مفید اور غایت درجہ مفید، راحت رساں اور سرور بخش ہے۔ چونکہ جناب سرور کائنات علیہ التحیات کے بعد اُمت میں ایک تفرقہ پیدا ہو گیا اس لئے وہ جامعیت اخلاق بھی نہ رہی بلکہ جدا جدا اور متفرق طور پر وہ مجموعہء اخلاق پھیل گیا۔ اس لئے بعض آدمی بعض اخلاق کو آسانی سے صادر کر سکتے ہیں۔

تزکیہ نفس اور فلاح

ہدایت الٰہی تو یہ ہے کہ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰىہَا ۔ وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىہَا (الشّمس:10، 11) نجات پائے گا وہ شخص جس نے تزکیہ نفس کیا اور ہلاک ہو گیا وہ آدمی جس نے نفس کو بگاڑا۔ فلح چیرنے کو کہتے ہیں۔ فلاحت زراعت کو جانتے ہو۔ تزکیۂ نفس میں بھی فلاحت ہے۔ مجاہدہ انسانی نفس کو اس کی خرابیوں اور سختیوں سے صاف کر کے اس قابل بنا دیتا ہے کہ اس میں ایمان صحیحہ کی تخم ریزی کی جاوے۔ پھر وہ شجر ایمان بار آور ہونے کے لائق بن جاتا ہے۔ چونکہ ابتدائی مراحل اور منازل میں متقی کو بڑی بڑی مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے فلاح سے تعبیر کیا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا ہے: قُتِلَ الۡخَرّٰصُوۡنَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ غَمۡرَۃٍ سَاہُوۡنَ (الذّاریات:11، 12) اللہ تعالیٰ کفار کا حال بیان کرتا ہے کہ ستیاناس ہو گیا اٹکل بازیاں کرنے والوں کا جن کے نفوس غمرہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ غمرہ دبانے والی چیز کو کہتے ہیں، جو سر اٹھانے نہ دے۔ کھیت پر بھی غمرہ پڑتا ہے، جسے کرنڈ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اٹکل بازیاں کرنے والوں کا ستیاناس ہو گیا۔ ہنوز ان کے نفوس غمرہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ مومنوں کو اس آیت میں ایک نظیر دے کر متنبہ کیا جاتا ہے کہ جب تک غمرہ دور نہ ہو تو علیٰ وجہ البصیرت کام نہیں ہو سکتا اور وہ اولوا الابصار نہیں کہلا سکتے۔ قتل اس لئے فرمایا کہ وہ رحم کی جگہ ہے۔ گویا وہ فاعل بھی خود ہی ہیں۔ اپنے آپ کو خود ہلاک کیا۔ بعض آدمیوں میں خراص ہونے کا مادہ ہوتا ہے۔ وہ بصیرت اور دور اندیشی سے کام نہیں لیتے، بلکہ ظنون فاسدہ اور اٹکلوں سے کام لیتے ہیں اور وہ اسی میں اپنا کمال سمجھتے ہیں۔ میری غرض یہ تھی کہ حصہ اخلاق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل نمونہ پیش کروں۔ جو ایک فرد اکمل تھے۔ زاں بعد متفرق طور پر آپ کے اخلاق سے حصہ لیا گیا۔ کسی نے ایک لیا اور دوسرے نے کوئی اور۔ اور ایک کو دوسرے میں غمرہ ہو گیا۔ جس طرح کسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس غمرہ کو دور کرے ورنہ اس کا نتیجہ دوسرے پودوں پر اچھا نہیں ہوگا۔ اسی طرح ہر ایک انسان کو ضروری ہے کہ وہ اپنے اندرونی غمرہ کو دور کرے ورنہ اندیشہ ہے کہ دوسری صفات حسنہ کو بھی نہ لے بیٹھے۔

(ملفوظات جلد اوّل، صفحہ 114 تا 117، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

E 03-Feb-20 9:32 AM PAGE 2 (1,1)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ (ستمبر، اکتوبر 2019)

یورپ آکر میں آہستہ آہستہ مذہب سے دور ہوگئی تھی
جلسہ کے ماحول نے مجھے پھر سے دین کی دولت عطا کردی اور یہی وجہ ہے کہ میں نے احمدی ہونے کا فیصلہ کیا اور بیعت کرلی۔
(ایک نومبائع خاتون Therese Le Coq صاحبہ)

جماعت احمدیہ دلیل سے بات کرتی ہے اور دلیل کے ساتھ قائل کرتی ہے، آپ کو صرف اس وجہ سے بات نہیں ماننی پڑتی کہ بس ملاں نے کہہ دیا تو اسی طرح کرنا ہے، میں نے آج خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی ہے احمدی ہونے کے بعد مجھے بہت سکون حاصل ہوا ہے۔
(جزائر قموروز (Comoroseis) سے احمد صاحب)

آج میری خوشی کی انتہا نہیں ہے، بیعت کر کے بہت اچھا اور سکون محسوس کر رہا ہوں اور انشاء اللہ آئندہ بھی بہت اچھا رہوں گا۔
(فرانس کے ایک نومبائع لوئیس صاحب)

مجھے حضور انور کے دست مبارک پر براہِ راست بیعت کی سعادت حاصل ہوئی یہ میری زندگی میں میرے لیے بہت جذباتی واقعہ ہے۔
(فرانس کے ایک نومبائع فلورنٹ صاحب)

نومبائعین کے ایمان افروز تاثرات

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو۔کے)

6 اکتوبر 2019ء (بروز اتوار) بقیہ رپورٹ

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 32 فیملیز کے 107 احباب نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ اس کے علاوہ 25 افراد نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔

ہر ایک نے باری باری اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباو طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقات کرنے والوں میں تیونس سے تعلق رکھنے والے ایک دوست خلیل اسباعی صاحب بھی تھے۔ انہوں نے آج حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت بھی پائی تھی۔

کہنے لگے کہ اگرچہ میں نے چند سال قبل بیعت کی تھی لیکن آج زندگی میں پہلی مرتبہ اپنے آقا کے دست مبارک پر بیعت کی ہے۔ میں پیدا تو ایک مسلمان گھرانے میں ہوا تھا لیکن آج مجھے ایسے لگ رہا ہے کہ میں نئے سرے سے پیدا ہوا ہوں۔ آج مجھے ایک نئی زندگی عطا ہوئی ہے جب میں نے حضور انور کو دیکھا تو مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ ایک فرشتہ کو دیکھ رہا ہوں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل 27 بچیوں اور بچوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ آمین کی تقریب میں شمولیت کی سعادت پانے والی ان بچیوں اور بچوں کے اسماء درج ذیل ہیں۔

عزیزہ عیشہ منصور، ایمان عطاء، سبیکہ رضوان، تابینہ شاہ، یاسمین شیراز، انیلہ حسن، تہینہ کاہلوں، کشف موقیت، سبیکہ اظہر، حانیہ ضیاء، واشمہ شاہد، حمنہ احسن۔

عزیزم یوسف خاقان سکندر شاہ، یوسف عرشان غنی شاہ، جہانزیب تنویر رحمان، سمیر کمال احمد دین، خاقان لبیب، فرید رحمان، طاہر احمد، ملک سلمان احمد، خاقان نصیر، نعمان احمد، انتصار احمد، محمد کامران، مغفور احمد، شاہ حسیب طیب، امن منصور۔

آمین کی تقریب کے بعد حضور انور نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نومبائعین کے تاثرات

آج بیعت کرنے والے بعض نومبائع احباب نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

☆ جزائر قموروز (Comoroseis) سے تعلق رکھنے والے ایک نومبائع احمد صاحب نے بیان کیا کہ جماعت احمدیہ دلیل سے بات کرتی ہے اور دلیل کے ساتھ قائل کرتی ہے۔ آپ کو بس صرف اس وجہ سے بات نہیں ماننی پڑتی کہ بس ملاں نے کہہ دیا تو اسی طرح کرنا ہے۔ میں نے آج خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی ہے احمدی ہونے کے بعد مجھے بہت سکون حاصل ہوا ہے۔

فرانس کے ایک نومبائع فلورنٹ صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ مجھے حضور انور کے دست مبارک پر براہ راست بیعت کی سعادت حاصل ہوئی یہ میری زندگی میں میرے لیے بہت جذباتی واقعہ ہے۔

☆ ایک نومبائع خاتون Therese Le Coq صاحبہ نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں پہلے افریقہ میں تھی اور مذہب سے کافی لگاؤ تھا لیکن جب سے میں یورپ آئی ہوں آہستہ آہستہ مذہب سے دور ہوگئی۔ جلسہ پر آنے سے قبل میں بیمار تھی لیکن جلسہ پر آکر میری جسمانی بیماری دور ہوگئی اور اس جلسہ کے ماحول نے مجھے پھر سے دین کی دولت عطا کردی اور یہی وجہ ہے کہ میں نے احمدی ہونے کا فیصلہ کیا اور بیعت کرلی۔

اسکے خاوند نے کہا جب سے میری اہلیہ نے جلسہ میں شرکت کر کے بیعت کی ہے یہ باقاعدگی سے پنجوقتہ نماز ادا کر رہی ہے۔ جبکہ اس سے پہلے تو یہ مسلمان بھی نہیں تھی۔

فرانس سے بیعت کرنے والے ایک دوست لوئیس صاحب نے کہا کہ آج میری خوشی کی انتہا نہیں ہے۔ بیعت کر کے بہت اچھا اور سکون محسوس کر رہا ہوں اور انشاء اللہ آئندہ بھی بہت اچھا رہوں گا۔

......☆......☆......☆......

7 اکتوبر 2019ء (بروز سوموار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجکر 45 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ آج پروگرام کے مطابق بیت العطاء (جلسہ گاہ سے) مسجد مبارک Saint Prix کے لیے روانگی تھی۔

پروگرام کے مطابق 11 بجکر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور اس موقع پر موجود احباب وخواتین کو السلام علیکم کہا اور یہاں سے قافلہ روانہ ہوا۔ یہاں سے جماعت کے مرکزی مشن ہاؤس دارالسلام اور مسجد مبارک Saint Prix کا فاصلہ 60 کلومیٹر ہے۔

فرانس میں جماعت احمدیہ کا یہ پہلا مرکزی مشن ہاؤس اور پہلی مسجد ہے Saint Prix کا علاقہ پیرس کے نواحی علاقوں میں سے ہے۔ حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لیے پیرس کی مختلف جماعتوں سے احباب جماعت مرد وخواتین صبح سے ہی جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔ 12 بج کر 20 منٹ پر جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی مشن ہاؤس کے احاطہ میں داخل ہوئی تو حضور انور کو خوش آمدید کہنے کیلئے ہر طرف ہاتھ فضا میں بلند تھے اور بچیوں کے گروپس خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔ اھلاً وسھلاً ومرحبا یا امیر المومنین کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو ایک طفل عزیزم فرید احمد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پھول پیش کیے اور ایک بچی عزیزہ عیشہ منصور نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی خدمت میں پھول پیش کیے۔

حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنے رہائشی حصہ کی طرف تشریف لے گئے۔ مشن ہاؤس کے ساتھ بعض نئے حصے بنائے گئے تھے۔ حضور انور نے ان کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ امیر صاحب فرانس نے بتایا کہ ایک طرف مجلس انصار اللہ فرانس کا دفتر بنایا ہے اور ایک دوسرے حصہ میں فنانس کا دفتر بنایا ہے اور ایک میٹنگ روم بھی بنایا

بقیہ رپورٹ صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اے انصار کے گروہ! کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ لوگ بھیڑ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم رسول اللہ کو لے کر اپنے گھروں میں لوٹو
اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک شخص ہوتا
اگر لوگ ایک وادی میں چل رہے ہوں اور انصار دوسری وادی میں چل رہے ہوں تو میں انصار کی وادی کو اختیار کروں گا
اے اللہ! انصار پر رحم فرما اور انصار کے بیٹوں پر اور انصار کے بیٹوں کے بیٹوں پر

اخلاص ووفا کے پیکر بدری صحابی حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10؍جنوری 2020ء بمطابق 10؍صلح 1399 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، (سرے)، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ-
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

گزشتہ خطبہ جمعہ میں وقفِ جدید کے نئے سال کے اعلان کے ساتھ جو میں نے ملکوں کی جماعتوں کی پوزیشن بتائی تھی اس میں بتایا تھا کہ یوکے کی جماعتوں میں وقفِ جدید کے چندے کی وصولی کے لحاظ سے اسلام آباد کی جماعت پہلے نمبر پر ہے لیکن بعد میں یہ بات سامنے آئی کہ وہ جائزہ غلط تھا۔ پہلے نمبر پر آلڈرشاٹ (Aldershot) کی جماعت ہے اور دوسرے نمبر پر اسلام آباد کی جماعت۔ کیوں ہوا؟ کس طرح ہوا؟ اس کی تفصیل میں مَیں نہیں جانا چاہتا لیکن بہرحال یہ درستی کی ضرورت تھی۔ اس لیے میں نے سب سے پہلے اسی کو لیا۔

آلڈرشاٹ کی جماعت ماشاء اللہ بڑی قربانی دے رہی ہے اور خاص طور پر لجنہ آلڈرشاٹ کی صدر نے مجھے لکھا تھا کس طرح بعض عورتوں نے غیر معمولی قربانی دی ہے۔ ان کا جذبۂ قربانی مثالی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال ونفوس میں برکت عطا فرمائے۔ میں نے گذشتہ خطبے میں عموماً غریبوں کی اور غریب ملکوں میں رہنے والوں کی قربانی کے واقعات اس لیے بیان کیے تھے کہ امیروں میں بھی یہ احساس پیدا ہو اور وہ بھی قربانی کی روح کو سمجھیں ورنہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان ترقی یافتہ ممالک میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو دنیاوی ضروریات کو پسِ پشت ڈال کر قربانی کرتے رہتے ہیں۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا برطانیہ کی جماعتوں میں وقفِ جدید میں آلڈرشاٹ کی جماعت سرِفہرست ہے۔

اب میں آج کے خطبے کے موضوع کی طرف آتا ہوں جو بدری صحابہؓ کا ذکر چل رہا ہے۔ گزشتہ سے پہلے خطبے میں حضرت سعد بن عبادہؓ کا ذکر چل رہا تھا اور کچھ رہ گیا تھا۔ آج بھی ان کے ذکر کے حوالے سے ہی بیان کروں گا۔ لیکن یہاں بھی ایک حوالے کی درستی کی ضرورت ہے جو گذشتہ خطبے میں مَیں نے بیان کیا تھا۔ گو احساس کے باوجود مَیں نے حوالے بھیجنے والوں کو ذکر تو نہیں کیا لیکن ریسرچ سیل میں ہمارے کام کرنے والوں کو خود ہی احساس ہو گیا اور انہوں نے یہ درستی بھیجی اور اس سے بہرحال میری یہ غلط فہمی جو مجھے بھی تھی وہ بھی دور ہو گئی۔ ماشاء اللہ اپنی طرف سے تو بڑی محنت سے کام کر کے یہ حوالے نکالتے ہیں لیکن بعض دفعہ جلد بازی سے ایسی تحریروں سے گزر جاتے ہیں جو دو صحابہ کے ملتے جلتے واقعات کو ملا دیتی ہیں۔ اسی طرح بعض دفعہ عربی عبارتوں کے ترجمے میں بھی الفاظ کا صحیح چناؤ نہ ہونے کی وجہ سے حقیقت واضح نہیں ہوتی۔ بہرحال اس حوالے سے اب انہوں نے خود ہی درستی کر کے بھجوائی ہے جو میں پہلے بیان کروں گا۔ پھر باقی ذکر ہو گا۔

27؍دسمبر کے خطبے میں حضرت سعد بن عبادہؓ کے تعارف میں یہ بیان ہوا تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ اور طُلیب بن عُمیر کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی جو مکے سے ہجرت کر کے مدینے آئے تھے اور ابنِ اسحاق کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عُبادہؓ اور حضرت ابوذر غِفاریؓ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی لیکن بعض کو اس سے اختلاف بھی ہے اور واقدی نے اس کا انکار کیا ہے کیونکہ اس کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤاخات غزوۂ بدر سے قبل صحابہؓ کے درمیان قائم فرمائی تھی۔ حضرت ابوذر غِفاری جو اس وقت مدینہ میں موجود نہیں تھے اور وہ آئے نہیں تھے اور غزوۂ بدر اور احد اور خندق میں بھی شامل نہیں تھے بلکہ وہ ان غزوات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تو میں نے یہ بتایا تھا کہ یہ ان کی دلیل ہے۔ بہرحال یہ اس طرح نہیں ہے۔ مؤاخات کا یہ ذکر دراصل حضرت مُنذِر بن عمرو بن خنیسؓ کے ضمن میں تھا۔

(اُسد الغابہ جلد 5 صفحہ 258 منذر بن عمرو مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

ریسرچ سیل والوں نے خود ہی لکھا ہے کہ جس کتاب سے یہ لیا گیا ہے وہاں ان کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہؓ کا بھی ذکر تھا تو ریسرچ سیل کی طرف سے سہواً یہ عبارت حضرت سعدؓ کے ساتھ بھی بیان کر دی گئی جبکہ حضرت منذر بن عمروؓ کے ذکر میں مؤاخات کا یہ ذکر ہے اور یہ تفصیل مَیں گذشتہ سال کے شروع میں 25؍جنوری کے خطبے میں بیان کر چکا ہوں۔ بہرحال یہ ایک درستی ہے۔ اب آگے جو ذکر چل رہے ہیں وہ یہ ہیں کہ جب غزوۂ خندق کا واقعہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیینہ بن حصن کو مدینہ کی ایک تہائی کھجور اس شرط پر دینے کی پیشکش کے بارے میں سوچا کہ قبیلہ غطفان کے جو لوگ ان کے ہمراہ ہیں وہ انہیں واپس لے جائے۔ باقی لوگوں کو چھوڑتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حضرت سعد بن معاذؓ اور حضرت سعد بن عبادہؓ سے مشورہ طلب کیا۔ اس پر ان دونوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا کرنے کا حکم ہوا ہے تو آپؐ ایسا کر دیں۔ اگر ایسا نہیں تو پھر بخدا ہم کچھ نہیں دیں گے سوائے تلوار کے یعنی ہم اپنا حق لیں گے یا جو بھی اس کی سزا ہے وہ ان کو اس منافقت کی یا عہد کی پابندی نہ کرنے کی ملے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کسی بات کا حکم نہیں دیا گیا۔ یہ میری ذاتی رائے ہے جو میں نے تم دونوں کے سامنے رکھی ہے۔ ان دونوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان لوگوں نے جاہلیت میں ہم سے ایسی ہی طمع نہیں کی تو آج کیوں کر؟ جبکہ اللہ ہمیں آپؐ کے ذریعہ ہدایت دے چکا ہے یعنی کہ یہ جو پہلا اصول ان کے ساتھ چل رہا تھا آج بھی وہی چلے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے اس جواب سے خوش ہو گئے۔

(اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 442 سعد بن عبادہ، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2003ء)

اس کی تفصیل غزوۂ خندق کے حالات کے ذکر میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس طرح بیان فرمائی ہے کہ یہ دن مسلمانوں کے لیے نہایت تکلیف اور پریشانی اور خطرے کے دن تھے اور جوں جوں یہ محاصرہ لمبا ہوتا جاتا تھا مسلمانوں کی طاقتِ مقابلہ لازماً کمزور ہوتی جاتی تھی اور گو ان کے دل ایمان واخلاص سے پُر تھے مگر جسم مادی قانونِ اسباب کے ماتحت چلتا ہے تو وہ مضمحل ہوتا چلا جا رہا تھا۔ یعنی جسم کی ضروریات ہیں، آرام ہے، خوراک ہے، محاصرہ لمبا ہو گیا تو اس کی وجہ سے بے آرامی بھی تھی۔ صحیح رنگ میں خوراک بھی پوری نہیں ہو رہی تھی اس لیے تھکاوٹ بھی پیدا ہو رہی تھی، کمزوری بھی پیدا ہو رہی تھی، یہ جسم کا قدرتی تقاضا ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حالات کو دیکھا تو آپؐ نے انصار کے رؤساء سعد بن معاذؓ اور سعد بن عبادہؓ کو بلا کر انہیں حالات بتلائے اور مشورہ مانگا کہ ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیے کہ مسلمانوں کی، غریبوں کی تو یہ حالت ہو رہی ہے اور ساتھ ہی اپنی طرف سے یہ ذکر فرمایا کہ اگر تم لوگ چاہو تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قبیلہ غطفان کو مدینے کے محاصل میں سے کچھ حصہ دینا کر کے اس جنگ کو ٹال دیا جائے۔ سعد بن معاذؓ اور سعد بن عبادہؓ نے یک زبان ہو کر یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! اگر آپؐ کو اس بارہ میں کوئی خدائی وحی ہوئی ہے تو سرِ تسلیم خم ہے۔ اس صورت میں آپؐ بے شک خوشی سے اس تجویز کے مطابق کارروائی فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں مجھے اس معاملہ میں وحی کوئی نہیں ہوئی۔ میں تو صرف آپ لوگوں کی تکلیف کی وجہ سے مشورہ کے طریق پر پوچھ رہا ہوں۔ ان دونوں سعدؓ نے جواب دیا کہ پھر ہمارا یہ مشورہ ہے کہ جب ہم نے شرک کی حالت میں کبھی کسی دشمن کو کچھ نہیں دیا تو اب مسلمان ہو کر کیوں دیں۔ یعنی جو اُن کے وہاں قانون ہیں اس کے مطابق اب بھی عمل ہو گا۔ پھر آگے انہوں نے کہا کہ واللہ ہم انہیں تلوار کی دھار کے سوا کچھ نہیں دیں گے۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار ہی کی وجہ سے فکر تھی۔ دوسرے لوگ بھی وہاں کے رہنے والے ہیں لیکن مدینہ کے انصار کو کوئی اعتراض یا لمبے محاصرے سے انقباض یا بے چینی نہ پیدا ہو تو انصار کی وجہ سے یہ فکر تھی جو مدینہ کے اصل باشندے تھے اور غالباً اس مشورہ میں آپؐ کا مقصد بھی صرف یہی تھا کہ انصار کی ذہنی کیفیت کا پتا لگائیں کہ کیا وہ ان مصائب میں پریشان تو نہیں ہیں اور اگر وہ پریشان ہوں تو ان کی دلجوئی فرمائی جائے۔ اس لیے آپؐ نے پوری خوشی کے ساتھ ان کے اس مشورے کو قبول فرمایا اور پھر جنگ بھی جاری رہی۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از حضرت صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد

E 03-Feb-20 9:32 AM PAGE 4 (1,1)

صاحبؓ ایم۔اے صفحہ 589-590)

غزوۂ خندق کے حالات بیان کرتے ہوئے سیرت خاتم النبیینؐ میں قبیلہ بنوقریظہ کی غداری کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ

’’ابوسفیان نے یہ چال چلی کہ قبیلہ بنونضیر کے یہودی رئیس حُیَی بِن اَخْطَب کو یہ ہدایت دی کہ وہ رات کی تاریکی کے پردے میں بنوقُریظہ کے قلعہ کی طرف جاوے اوران کے رئیس کعب بن اسد کے ساتھ مل کر بنوقریظہ کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرے۔ چنانچہ حُیَی بِن اَخْطَب موقعہ لگا کر کعب کے مکان پر پہنچا۔شروع شروع میں تو کعب نے اس کی بات سننے سے انکار کیا اور کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ ہمارے عہد و پیمان ہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمیشہ اپنے عہد و پیمان کو وفاداری کے ساتھ نبھایا ہے۔اس لیے میں اس سے غداری نہیں کرسکتا مگر حُیَی نے اسے ایسے سبز باغ دکھائے اور اسلام کی عنقریب تباہی کا ایسا یقین دلایا اور اپنے اس عہد کو کہ جب تک ہم اسلام کو مٹا نہ لیں گے مدینہ سے واپس نہیں جائیں گے اس شدّ و مد سے بیان کیا کہ بالآخر وہ راضی ہوگیا اور اس طرح بنوقریظہ کی طاقت کا وزن بھی اس پلڑے کے وزن میں آکر شامل ہوگیا۔‘‘ جو ملانے آیا تھا باہر سے ’’جو پہلے سے ہی بہت جھکا ہوا تھا‘‘ یعنی پہلے ہی ان میں طاقت تھی۔ دنیاوی طاقت ان کے پاس پہلے ہی بہت تھی۔ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بنوقریظہ کی اس خطرناک غداری کا علم ہوا تو آپ نے پہلے تو دو تین دفعہ خفیہ خفیہ زبیر بن العوامؓ کو دریافت حالات کے لیے بھیجا اور پھر باضابطہ طور پر قبیلہ اوس وخزرج کے رئیس سعد بن معاذؓ اور سعد بن عبادہؓ اور بعض دوسرے بااثر صحابہ کو ایک وفد کے طور پر بنوقریظہ کی طرف روانہ فرمایا اور ان کو یہ تاکید فرمائی کہ اگر کوئی تشویشناک خبر ہو تو واپس آکر اس کا برملا اظہار نہ کریں بلکہ اشارہ کنایہ سے کام لیں تا کہ لوگوں میں تشویش نہ پیدا ہو۔ جب یہ لوگ بنوقریظہ کے مساکن میں پہنچے اور ان کے رئیس کعب بن اسد کے پاس گئے تو وہ بدبخت ان کو نہایت مغرورانہ انداز سے ملا اور سعدین‘‘ یعنی دونوں سعد جو تھے ان ’’کی طرف سے معاہدہ کا ذکر ہونے پر وہ اور اس کے قبیلہ کے لوگ بگڑ کر بولے کہ ’جاؤ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ہمارے درمیان کوئی معاہدہ نہیں ہے۔‘ یہ الفاظ سن کر صحابہ کا یہ وفد وہاں سے اٹھ کر چلا آیا اور سعد بن معاذؓ اور سعد بن عبادہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر مناسب طریق پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حالات سے اطلاع دی۔‘‘

(سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے صفحہ 584-585)

بہرحال پھر جو بھی ان کے ساتھ جنگ تھی یا سزا ملنی تھی وہ جاری رہی۔غزوۂ بنوقریظہ کے موقع پر حضرت سعد بن عبادہؓ نے کئی اونٹوں پر کھجوریں لاد کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے لیے بھیجیں جو ان سب کا کھانا تھا۔اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھجور کیا ہی اچھا کھانا ہے۔

(سبل الہدیٰ والرشاد جلد 05 صفحہ 06 فی غزوہ بنی قریظۃ، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

غزوۂ موتہ جو جمادی الاولیٰ سنہ آٹھ ہجری میں ہوئی۔اس میں حضرت زیدؓ شہید ہوگئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اہل خانہ کے پاس تعزیت کے لیے گئے تو ان کی بیٹی کرب اور تکلیف کے باعث روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔اس پر آپؐ بھی بہت زیادہ رونے لگے۔اس پر حضرت سعد بن عبادہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! یہ کیا! آپؐ نے فرمایا۔ هٰذَا شَوْقُ الْحَبِيْبِ إِلٰى حَبِيْبِهٖ۔ یہ ایک محبوب کی اپنے محبوب سے محبت ہے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 34 زید الحب بن حارثۃ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

صحیح بخاری کی ایک اَور روایت ہے۔ یہ پہلی صحیح بخاری کی نہیں تھی۔ یہ واقعہ اَور ہے اور صحیح بخاری کی روایت سے ہے کہ ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال کوچ فرمایا تو قریش کو یہ خبر پہنچی۔تب ابوسفیان بن حَرب، حکیم بن حِزام اور بُدَیل بن وَرْقاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جستجو میں نکلے۔وہ چل پڑے یہاں تک کہ مَرُّ الظَّہْرَان مقام پر پہنچے۔ مَرُّ الظَّہْرَان مکے کی جانب ایک مقام ہے جس میں بہت سے چشمے اور کھجور کے باغات ہیں۔ یہ مکے سے پانچ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ بہرحال جب وہاں پہنچے تو انہوں نے کیا دیکھا کہ بے شمار آگیں روشن ہیں جیسے حج کے موقع پر عرفات کے مقام کے آگے ہوتی ہیں۔ابوسفیان نے کہا یہ کیسی ہیں؟ یوں معلوم ہوتا ہے کہ عرفات کی آگیں ہیں۔ بدیل بن وَرْقاء نے کہا بنوعمرو کی آگیں معلوم ہوتی ہیں یعنی خزاعہ قبیلہ کی۔ابوسفیان نے کہا عمرو کا قبیلہ اس تعداد سے بہت کم ہے۔ اتنے میں ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہرے داروں میں سے کچھ لوگوں نے دیکھ لیا اور ان تینوں کو پکڑ کر گرفتار کرلیا اور پھر ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کے آئے۔ابوسفیان نے اسلام قبول کرلیا۔جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے یعنی مکے کی طرف تو آپؐ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا۔ابوسفیان کو پہاڑ کے درّے پر روکے رکھنا تاکہ وہ مسلمانوں کو دیکھ لے۔ چنانچہ حضرت عباسؓ نے اسے روکے رکھا۔مختلف قبائل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گزرنے لگے۔لشکر کا ایک ایک دستہ ابوسفیان کے سامنے سے گزرتا گیا۔جب ایک گروہ گزرا تو ابوسفیان نے کہا عباسؓ! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا یہ قبیلہ غِفار کے لوگ ہیں۔ابوسفیان نے کہا مجھے غفار سے کیا سروکار۔ پھر جُہینہ والے گزرے۔ابوسفیان نے ویسے ہی کہا۔ پھر سعد بن ھُذَیم والے گزرے۔ پھر اس نے ویسے ہی کہا۔ پھر سُلیم والے گزرے۔ پھر اس نے ویسے ہی کہا۔ یہاں تک کہ آخر میں ایک ایسا لشکر آیا کہ ویسا اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ابوسفیان نے پوچھا یہ کون ہیں؟ حضرت عباسؓ نے کہا انصار ہیں اور ان کے سردار سعد بن عبادہؓ ہیں جن کے پاس جھنڈا ہے۔حضرت سعد بن عبادہؓ نے پکار کر کہا ابوسفیان! آج کا روز گھمسان کی لڑائی کا روز ہے۔آج کعبہ میں لڑائی حلال ہوگی۔ابوسفیان نے یہ سن کر کہا عباسؓ! بربادی کا یہ دن کیا خوب ہوگا اگر مقابلے کا موقع مل جاتا۔یعنی کہ میں دوسری طرف ہوتا یا کہ اس طرف ہونے کی وجہ سے مجھے بھی موقع ملتا کیونکہ اسلام قبول کرلیا تھا۔ پھر ایک اَور دستہ فوج کا آیا اور وہ تمام لشکروں سے چھوٹا تھا۔ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آپؐ کے ساتھی مہاجرین تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا حضرت زبیر بن عوامؓ کے پاس تھا۔جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو ابوسفیان نے کہا کیا آپؐ کو علم نہیں کہ سعد بن عبادہؓ نے کیا کہا ہے؟ آپؐ نے پوچھا کیا کہا ہے؟ اس نے کہا کہ ایسا کہا ہے۔ جو بھی انہوں نے الفاظ استعمال کیے تھے (وہ بتائے)۔آپؐ نے فرمایا سعدؓ نے درست نہیں کیا بلکہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ کعبہ کی عظمت قائم کرے گا اور کعبہ پر غلاف چڑھایا جائے گا۔کوئی جنگ ونگ نہیں ہوگی۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی، باب أین رکز النبیؐ الرایۃ یوم الفتح حدیث 4280) (معجم البلدان جلد 4 صفحہ 247)

اس واقعے کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذرا تھوڑی سی تفصیل سے بیان کیا ہے۔وہ اس طرح ہے کہ جب لشکر مکے کی طرف بڑھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ کو حکم دیا کہ کسی سڑک کے کونے پر ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کو لے کر کھڑے ہو جاؤ تا کہ وہ اسلامی لشکر اور اس کی فدائیت کو دیکھ سکیں۔حضرت عباسؓ نے ایسا ہی کیا۔ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے سامنے سے یکے بعد دیگرے عرب کے قبائل گزرنے شروع ہوئے جن کی امداد پر مکہ بھروسا کررہا تھا یعنی مکہ والے سمجھتے تھے یہ مدد کریں گے اور وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، مگر آج وہ قبائل کفر کا جھنڈا نہیں لہرا رہے تھے، آج وہ اسلام کا جھنڈا لہرا رہے تھے اور ان کی زبان پر خدائے قادر کی توحید کا اعلان تھا۔وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان لینے کے لیے آگے نہیں بڑھ رہے تھے جیسا کہ مکہ والے امید کرتے تھے بلکہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہانے کے لیے تیار تھے اور ان کی انتہائی خواہش یہی تھی کہ خدائے واحد کی توحید اور اس کی تبلیغ کو دنیا میں قائم کردیں۔لشکر کے بعد لشکر گزر رہا تھا کہ اتنے میں اَشْجَع قبیلے کا لشکر گزرا۔اسلام کی محبت اور اس کے لیے قربان ہونے کا جوش ان کے چہروں سے عیاں تھا اور ان کے نعروں سے ظاہر تھا۔ابوسفیان نے کہا عباس! یہ کون ہیں۔عباسؓ نے کہا یہ اَشْجَع قبیلہ ہے۔ابوسفیان نے حیرت سے عباسؓ کا منہ دیکھا اور کہا سارے عرب میں ان سے زیادہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دشمن نہیں تھا۔عباسؓ نے کہا کہ یہ خدا کا فضل ہے کہ جب اس نے چاہا ان کے دلوں میں اسلام کی محبت داخل ہوگئی۔سب سے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین و انصار کا لشکر لیے ہوئے گزرے۔ یہ لوگ دو ہزار کی تعداد میں تھے اور سر سے پاؤں تک زرہ بکتروں میں چھپے ہوئے تھے۔حضرت عمرؓ ان کی صفوں کو درست کرتے چلے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ قدموں کو سنبھال کر چلو تا کہ صفوں کا فاصلہ ٹھیک رہے۔ان پرانے فداکارانِ اسلام کا جوش اور ان کا عزم اور ان کا ولولہ ان کے چہروں سے ٹپکا پڑتا تھا۔ابوسفیان نے ان کو دیکھا تو اس کا دل دہل گیا۔اس نے پوچھا عباس! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے، عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار و مہاجرین کے لشکر میں جا رہے ہیں۔ابوسفیان نے جواب دیا اس لشکر کا مقابلہ کرنے کی دنیا میں کس کو طاقت ہے۔ پھر وہ حضرت عباسؓ سے مخاطب ہوا اور کہا تمہارے بھائی کا بیٹا آج دنیا میں سب سے بڑا بادشاہ ہوگیا ہے۔عباسؓ نے کہا اب بھی تیرے دل کی آنکھیں نہیں کھلیں۔ یہ بادشاہت نہیں ہے، یہ تو نبوت ہے۔ابوسفیان نے کہا ہاں ہاں اچھا پھر نبوت ہی سہی۔جس وقت یہ لشکر ابوسفیان کے سامنے سے گزر رہا تھا تو انصار کے کمانڈر سعد بن عبادہؓ نے ابوسفیان کو دیکھ کر کہا۔آج خدا تعالیٰ نے ہمارے لیے مکہ میں داخل ہونا تلوار کے زور سے حلال کردیا ہے۔آج قریشی قوم ذلیل کردی جائے گی۔جب

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’روحانیت میں ترقی کی پہلی سیڑھی نماز ہے‘‘

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’جوانی میں عبادت خدا تعالیٰ کے ہاں خاص مقبولیت رکھتی ہے‘‘

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

E 03-Feb-20 9:32 AM PAGE 5 (1,1)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو اس نے بلند آواز سے کہا کہ یا رسول اللہؐ! کیا آپؐ نے اپنی قوم کے قتل کی اجازت دے دی ہے۔ ابھی ابھی انصار کے سردار سعدؓ اور اس کے ساتھی ایسا کہہ رہے تھے۔ انہوں نے بلند آواز سے یہ کہا ہے کہ آج لڑائی ہوگی اور مکہ کی حرمت آج ہم کو لڑائی سے باز نہیں رکھ سکے گی اور قریش کو ہم ذلیل کر کے چھوڑیں گے۔ یا رسول اللہؐ! آپؐ تو دنیا میں سب سے زیادہ نیک، سب سے زیادہ رحیم اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے انسان ہیں۔ کیا آج آپؐ اپنی قوم کے ظلموں کو بھول نہ جائیں گے۔ ابو سفیان کی یہ شکایت اور التجا سن کر وہ مہاجرین بھی تڑپ گئے جن کو مکہ کی گلیوں میں پیٹا اور مارا جاتا تھا جن کو گھروں اور جائیدادوں سے بے دخل کیا جاتا تھا اور ان کے دلوں میں بھی مکہ کے لوگوں کی نسبت رحم پیدا ہو گیا اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہؐ! انصار نے مکہ والوں کے مظالم کے جو واقعات سنے ہوئے ہیں آج ان کی وجہ سے ہم نہیں جانتے کہ وہ قریش کے ساتھ کیا معاملہ کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوسفیان، سعدؓ نے غلط کہا ہے۔ آج رحم کا دن ہے۔ آج اللہ تعالیٰ قریش اور خانہ کعبہ کو عزت بخشنے والا ہے۔ پھر آپؐ نے ایک آدمی کو سعدؓ کی طرف بھجوایا اور فرمایا اپنا جھنڈا اپنے بیٹے قیسؓ کو دے دو کہ وہ تمہاری جگہ انصار کے لشکر کا کمانڈر ہوگا۔ اس طرح آپؐ نے جھنڈا ان سے لے لیا اور ان کے بیٹے کو دے دیا۔ اس طرح آپؐ نے مکہ والوں کا دل بھی رکھ لیا اور انصار کے دلوں کو بھی صدمہ پہنچنے سے محفوظ رکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیسؓ پر پورا اعتماد تھا جو سعدؓ کے بیٹے تھے کیونکہ قیس نہایت ہی شریف طبیعت کے نوجوان تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں ایسے شریف تھے، ان کی شرافت کا یہ حال تھا کہ تاریخ میں لکھا ہے کہ ان کی وفات کے قریب جب بعض لوگ ان کی عیادت کے لیے آئے اور بعض نہ آئے تو انہوں نے اپنے دوستوں سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ بعض دوست میرے واقف ہیں اور میری عیادت کے لیے نہیں آئے۔ ان کے دوستوں نے کہا کہ آپ بڑے مخیر آدمی ہیں۔ قیسؓ بڑے مخیر تھے اور لوگوں کی بڑی مدد کرتے تھے تو آپؓ ہر شخص کو اس کی تکلیف کے وقت قرضہ دے دیتے ہیں۔ کسی نے مانگا قرضہ دے دیا اور شہر کے بہت سے لوگ آپؓ کے مقروض ہیں اور وہ اس لیے آپؓ کی عیادت کے لیے نہیں آئے کہ شاید آپؓ کو ضرورت ہو اس حالت میں اور آپؓ ان سے روپیہ مانگ بیٹھیں۔ جو قرض دیا ہوا ہے وہ واپس نہ مانگ لیں۔ آپؓ نے فرمایا اوہو، بڑا افسوس کا اظہار کیا کہ میرے دوستوں کو بلاوجہ یہ تکلیف ہوئی ہے۔ ان کو اگر یہ خیال آیا تو میری طرف سے تمام شہر میں منادی کر دو، اعلان کر دو کہ ہر شخص جس پر قیسؓ کا قرضہ ہے وہ اسے معاف ہے۔ اس پر کہتے ہیں کہ اس قدر لوگ ان کی عیادت کے لیے آئے کہ ان کے مکان کی سیڑھیاں ٹوٹ گئیں۔

(ماخوذ از دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد 20 صفحہ 341 تا 343)

غزوۂ حنین جس کا دوسرا نام غزوۂ ہوازن بھی ہے، حنین مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان مکہ سے تیس میل کے فاصلہ پر واقع ایک گھاٹی ہے۔ غزوۂ حنین شوال آٹھ ہجری میں فتح مکہ کے بعد ہوا تھا۔ جو اموالِ غنیمت اس جنگ میں حاصل ہوئے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین میں تقسیم کر دیے۔ انصار نے اپنے دلوں میں اس بات کو محسوس کیا۔ اس کے متعلق ایک تفصیلی روایت مسند احمد بن حنبل میں اس طرح مذکور ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور دیگر قبائلِ عرب میں مال تقسیم فرمایا تو انصار کے حصے میں اس میں سے کچھ نہ آیا۔ انصار نے اس کو محسوس کیا اور ان میں اس کے متعلق باتیں ہونے لگیں۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم سے جا ملے ہیں، ہمیں بھول گئے۔ مہاجروں کو دے دیا۔ حضرت سعد بن عبادہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! یہ قبیلہ یعنی انصار جو ہیں آپؐ کے متعلق اپنے نفسوں میں کچھ محسوس کر رہا ہے۔ آپؐ نے جو اپنی قوم اور مختلف قبائل عرب میں مالِ فَے تقسیم کیا ہے اور انصار کو اس میں سے کچھ بھی نہیں ملا۔ آپؐ نے پوچھا اے سعدؓ! اس معاملے میں تم کس طرف ہو؟ تم اپنی بات کرو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنی قوم کا محض ایک فرد ہوں اور میری کیا حیثیت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی قوم کو اس احاطے میں اکٹھا کرو یعنی وہاں ایک بڑا احاطہ تھا، ایک جگہ تھی وہاں لے کے آؤ۔ چنانچہ حضرت سعدؓ نکلے اور انہوں نے انصار کو اس احاطے میں اکٹھا کر لیا۔ کچھ مہاجرین بھی آ گئے۔ حضرت سعدؓ نے انہیں اندر آنے دیا اور کچھ اَور لوگ اندر آئے تو حضرت سعدؓ نے انہیں روک دیا۔ جب سب اکٹھے ہو گئے تو حضرت سعدؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ انصار جمع ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ اے گروہِ انصار! کیا باتیں ہیں جو تمہاری طرف سے مجھے پہنچ رہی ہیں، کہ تمہیں اس بات پر کچھ ناراضگی ہے کہ تمہیں مال نہیں ملا۔ کیا جب میں تمہارے پاس آیا تو تم گمراہی میں نہ پڑے ہوئے تھے کہ اللہ نے تمہیں ہدایت سے سرفراز فرمایا؟ تم مالی تنگ دستی کا شکار نہ تھے کہ اللہ نے تمہیں مال دار بنا دیا؟ تم ایک دوسرے کے دشمن نہ تھے کہ اللہ نے تمہارے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت ڈال دی؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ اللہ اور اس کا رسولؐ زیادہ احسان کرنے والا اور افضل ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے انصار کے گروہ! تم میری بات کا جواب کیوں نہیں دیتے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ! ہم آپؐ کو کیا جواب دیں جبکہ احسان اور فضل اللہ اور اس کے رسولؐ کے لیے ہے۔ آپؐ نے فرمایا بخدا اگر تم چاہتے تو یہ کہہ سکتے تھے اور تمہاری وہ بات سچی ہوتی اور تمہاری تصدیق بھی ہو جاتی کہ آپؐ ہمارے پاس اس حال میں آئے تھے جب آپؐ کو جھٹلا دیا گیا تھا۔ پس ہم نے آپؐ کی تصدیق کی اور آپؐ کو آپؐ کے اپنوں نے چھوڑ دیا تھا تو ہم نے آپؐ کی مدد کی۔ آپؐ ہمارے پاس آئے کہ لوگوں نے آپؐ کو نکال دیا تھا تو ہم نے آپؐ کو پناہ دی۔ آپؐ کو ہم نے ایک بڑے کنبے والا پایا تو ہم نے آپؐ کے ساتھ مؤاسات قائم کی۔ اے انصار کے گروہ! کیا تم نے دنیا کے حقیر سے مال پر دکھ محسوس کیا ہے؟ پھر آپؐ نے یہ الفاظ فرمانے کے بعد کہا کہ تم یہ یہ جواب دے سکتے تھے۔ پھر فرمایا کہ اے انصار کے گروہ! کیا تم نے دنیا کے حقیر مال پر دکھ محسوس کیا ہے کہ مَیں نے تمہیں نہیں دیا اور ان کو دے دیا جو میں نے اس قوم کی تالیفِ قلب کے لیے دیا ہے تا کہ وہ اسلام قبول کر لیں اور میں نے تمہیں تمہارے اسلام کے سپرد کر دیا ہے۔ ان کی تالیفِ قلب کی ہے تا کہ اسلام قبول کر لیں اور مضبوط ہوں اور تمہیں تمہارے اسلام کے سپرد کر دیا ہے۔ اے انصار کے گروہ! کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ لوگ بھیڑ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم رسول اللہ کو لے کر اپنے گھروں میں لوٹو، صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر آپؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک شخص ہوتا۔ اور اگر لوگ ایک وادی میں چل رہے ہوں اور انصار دوسری وادی میں چل رہے ہوں تو میں انصار کی وادی کو اختیار کروں گا۔ اے اللہ! انصار پر رحم فرما اور انصار کے بیٹوں پر اور انصار کے بیٹوں کے بیٹوں پر۔ راوی کہتے ہیں اس پر وہ سب انصار رونے لگے جو وہاں موجود تھے حتیٰ کہ ان کی داڑھیاں ان کے آنسوؤں سے تر ہو گئیں اور وہ کہنے لگے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تقسیم اور حصے کے لحاظ سے راضی ہیں یعنی جو بھی آپؐ نے تقسیم کی ہے اس پر راضی ہیں اور آپؐ ہمارے لیے کافی ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے اور لوگ بھی منتشر ہو گئے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 192-193 مسند ابی سعید الخذریؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء) (اٹلس سیرتِ نبوی صفحہ 408-409 مطبوعہ دار السلام الریاض 1424ھ) (السیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 163 و 175 باب غزوہ الطائف مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

حجۃ الوداع کے لیے مدینہ سے سفر کر کے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ عرج پر پہنچے تو وہاں آپؐ کی سواری گم ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کی سواری ایک ہی تھی اور وہ حضرت ابوبکرؓ کے غلام کے پاس تھی جس سے رات کے وقت وہ گم ہو گئی۔ حضرت صَفْوان بن مُعَطَّلؓ قافلہ میں سب سے پیچھے تھے۔ وہ اپنے ہمراہ اس اونٹنی کو لے آئے اور سارا سامان بھی اس پہ موجود تھا۔ وہ اونٹنی جو گم گئی تھی اس کو لے آئے اور وہ سامان بھی اس پہ موجود تھا۔

حضرت سعد بن عبادہؓ نے جب یہ بات سنی تو اپنے بیٹے قیسؓ کے ہمراہ آئے۔ ان دونوں کے ساتھ ایک اونٹ تھا جس پر زادِ راہ تھا۔ سارا سامان سفر کا لدا ہوا تھا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ اس وقت اپنے گھر کے دروازے کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔ تب اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی سامان والی سواری واپس لوٹا دی تھی یعنی اس وقت تک آپؐ کی وہ اونٹنی مل چکی تھی جو گمی تھی۔ جب سعدؓ آئے ہیں تو حضرت سعدؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپؐ کی سامان والی سواری گم ہو گئی ہے۔ یہ ہماری سواری اس کے بدلے میں ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ وہ سواری ہمارے پاس لے آیا ہے۔ یعنی وہ جو گمی تھی وہ مل گئی ہے۔ تم دونوں اپنی سواری واپس لے جاؤ۔ اللہ تم دونوں میں برکت ڈالے۔

(سبل الہدیٰ والرشاد جلد 08 صفحہ 460 ذکر نزولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالعرج، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

(کتاب المغازی جلد 3 صفحہ 1093 باب حجۃ الوداع مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1984ء)

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی نے آپؐ کو کہلا بھیجا کہ میرا بچہ حالتِ نزع میں ہے ہمارے پاس آئیں تو آپؐ نے کہلا بھیجا اور فرمایا کہ اللہ ہی کا ہے جو لے اور اسی کا ہے جو عنایت کرے اور ہر بات کا اس کے ہاں ایک وقت مقرر ہے۔ اس لیے تم صبر کرو اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہو۔ انہوں نے پھر آپؐ کو بلا بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم دی کہ ان کے پاس ضرور آئیں۔ آپؐ اٹھے اور آپؐ

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

(آل عمران: 140)

ترجمہ: اور تم کمزوری نہ دکھاؤ اور نہ غم کرو اور اگر تم مومن ہو تو تم ہی بالا رہو گے

طالبِ دُعا: دھانوشیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (سکم)

ارشاد باری تعالیٰ

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ○

(آل عمران: 138)

ترجمہ: یقیناً تم سے پہلے کئی سنتیں گزر چکی ہیں، پس زمین میں سیر کرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا تھا۔

طالبِ دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

E 03-Feb-20 9:32 AM PAGE 6 (1,1)

کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہؓ ہ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت زید بن ثابتؓ اور کئی آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ جب آپؐ پہنچے تو بچہ اٹھا کر لایا گیا۔ وہ بچہ اس وقت دم توڑ رہا تھا اور ایسی ہی دم توڑنے کی آواز آرہی تھی۔ عثمانؓ کہتے تھے کہ میرا خیال ہے اسامہؓ نے کہا کہ جیسے پرانی مشک ٹھکرانے سے آواز دیتی ہے یعنی ایسی آواز آرہی تھی کہ بڑے بڑے سانس لے رہا تھا۔ بچے کی یہ حالت دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو بہنے لگے۔ حضرت سعدؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ کیا ہے! آپؐ نے جواب دیا یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے اور اللہ بھی اپنے بندوں میں سے انہی پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔ (صحیح البخاری کتاب الجنائز، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعذب المیت ببکاء اھلہ علیہ الخ حدیث 1284) یہ کوئی جذباتی حالت ہے تو ایسی کوئی بات نہیں۔ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ....

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہؓ کو کسی بیماری کی شکایت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ان سب کو اپنے ساتھ لے کر ان کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے۔ جب ان کے پاس پہنچے تو آپ نے ان کو گھر والوں کے جمگھٹ میں پایا۔ آپؐ نے فرمایا کیا یہ فوت ہو گئے؟ لوگ بیماری کی وجہ سے اکٹھے ہوئے تھے، شدید بیماری تھی۔ گھر والے اردگرد اکٹھے تھے۔ انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہؐ! فوت نہیں ہوئے۔ بہرحال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قریب گئے۔ ان کی حالت دیکھی تو آپؐ رو پڑے۔ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے دیکھا تو وہ بھی رو دیے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ سنتے نہیں۔ دیکھو کہ اللہ آنکھ کے آنسو نکلنے سے عذاب نہیں دیتا اور نہ دل کے غمگین ہونے پر بلکہ اس کی وجہ سے سزا دے گا یا رحم کرے گا اور آپؐ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا اور پھر فرمایا اور میّت کو بھی اس کے گھر والوں کے اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الجنائز، باب البکاء عند المریض حدیث 1304)

نوحہ کرنا جو ہے وہ غلط ہے۔ اس وقت ہوسکتا ہے کہ دیکھ کر ان کی ایسی حالت ہو یا آپؐ کی دعا کی کیفیت پیدا ہوئی ہو اس میں بھی آپؐ کو رونا آ گیا ہو لیکن باقیوں نے یہ سمجھا ہو کہ ان کا آخری وقت ہے اس لیے رونا شروع کر دیا۔ اس بات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سمجھایا کہ رونا منع نہیں ہے لیکن بری بات اور منع یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر کے ظاہر ہونے پر ناراض ہو جائے۔ پس آنسو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے نکلیں تو اس کا رحم جذب کرتے ہیں ورنہ اگر برا منا کر نکلیں اور اس پر نوحہ کیا جائے تو پھر یہ سزا مل جاتی ہے۔ بہرحال اس وقت فوت نہیں ہوئے تھے جبکہ بیماری ان کی شدید تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ انصار میں سے ایک شخص آپؐ کے پاس آیا۔ اس نے آپؐ کو سلام کیا۔ پھر وہ انصاری پیچھے مڑا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انصاری بھائی! میرے بھائی سعد بن عبادہؓ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا بہتر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کون اس کی عیادت کرے گا۔ آپؐ اٹھے اور ہم آپؐ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم دس سے کچھ اوپر لوگ تھے۔ ہم نے نہ جوتے پہنے تھے نہ موزے، نہ ٹوپیاں تھیں نہ قمیض۔ یعنی بڑی جلدی میں آپؐ کے ساتھ ساتھ چلے گئے۔ کہتے ہیں کہ ہم اس قدر زمین میں چلے یہاں تک کہ ہم ان کے یعنی سعد بن عبادہؓ کے پاس آئے۔ سارے لوگ ان کے اردگرد اکٹھے تھے وہ سب پیچھے ہٹ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے وہ اصحابؓ جو آپؐ کے ساتھ تھے ان کے قریب آ گئے۔ یہ صحیح مسلم کی روایت ہے۔ اسی پہلے واقعہ کا اس روایت میں ذکر ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الجنائز، باب فی عیادۃ المرضٰی 2138)

حضرت جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرامؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے حریرہ تیار کرنے کا حکم دیا۔ میں نے حریرہ تیار کیا۔ حریرہ مشہور غذا ہے جو آٹے اور گھی اور پانی سے بنتا ہے بلکہ (بعض نے کہا ہے کہ) آٹے اور دودھ سے بنتا ہے بہرحال یہ انہوں نے لغت حدیث میں سے جو (معنیٰ) نکالا ہے انہوں نے کہا ہے کہ میں ان کے حکم کے مطابق وہ حریرہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت گھر میں تھے۔ آپؐ نے فرمایا اے جابرؓ! کیا یہ گوشت ہے؟ میں نے عرض کی جی نہیں یا رسول اللہؐ! یہ حریرہ ہے جو میں نے اپنے والد کے حکم سے بنایا ہے۔ پھر انہوں نے مجھے حکم دیا تو میں آپؐ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا ہوں۔ پھر میں واپس اپنے والد کے پاس آ گیا۔ میرے والد نے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ میں نے کہا جی۔ میرے والد نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کیا کہا؟ میں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ اے جابر! کیا یہ گوشت ہے؟ میرے والد نے سن کر کہا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت کی خواہش ہو رہی ہو۔ والد صاحب نے بکری ذبح کی، اس کو بھونا اور مجھے حکم دیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر آؤ۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے وہ بکری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ انصار کو ہماری طرف سے جزائے خیر دے بالخصوص عبداللہ بن عَمرو بن حَرام اور سعد بن عُبادہ کو۔

(المستدرک علی الصحیحین جلد 5 صفحہ 39_40 کتاب الاطعمۃ دار الفکر 2001ء)(فتح الباری کتاب الاطعمہ جلد 9 صفحہ 678 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)(جہانگیر اردو لغت صفحہ 649 مطبوعہ جہانگیر بکس لاہور)(London 1865 539:PLexicon part 2)

حضرت ابواُسید سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار کے گھرانوں میں سے بہترین بنو نجار ہیں۔ پھر بنو عبد اشھل۔ پھر بنو حارث بن خزرج۔ پھر بنو ساعِدہ اور انصار کے تمام گھرانوں میں بھلائی ہے۔ یہ سن کر حضرت سعد بن عبادہؓ بولے اور وہ اسلام میں اعلیٰ پایہ کے تھے۔ یہ صحیح بخاری کی حدیث ہے یعنی کہ اچھے اعلیٰ پائے کے تھے کہ مَیں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہم سے افضل قرار دیا ہے۔ اس پر ان سے کہا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو بھی تو بہت سے لوگوں پر فضیلت دی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار باب منقبۃ سعد بن عبادہ حدیث 3807)

حضرت ابواُسید انصاریؓ گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار کے بہترین گھر بنو نجار ہیں۔ پھر بنو عبد اشھل۔ پھر بنو حارث بن خزرج اور پھر بنو ساعدہ اور انصار کے سب گھروں میں بھلائی ہے۔ راوی ابوسلمہ کہتے ہیں کہ حضرت ابواُسیدؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ سے یہ روایت کرنے پر مجھے متہم کیا جاتا ہے۔ اگر میں غلط کہہ رہا ہوتا تو ضرور اپنی قوم بنو ساعدہ سے شروع کرتا۔ یہ بات حضرت سعد بن عبادہؓ تک پہنچی تو ان پر بھی بڑی گراں گزری۔ پہلی بھی جو روایت ہے اس میں بھی ان کا اظہار یہ تھا کہ ہمیں انہوں نے کہا کہ ہمیں پیچھے کر دیا گیا ہے یہاں تک کہ ہم چار میں سے آخری ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے لیے یعنی سعد بن عبادہؓ نے کہا کہ میرے لیے میرے گدھے پر زین کسو۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا رہا ہوں۔ ان کے بھتیجے سہل نے ان سے کہا، سعد بن عبادہؓ کے بھتیجے نے کہا کہ کیا آپؓ اس لیے جا رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کی تردید کریں۔ جو آپؐ نے ترتیب بیان کی ہے اس کے بارے میں بلاوجہ جا کے پوچھیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔ کیا آپؓ کے لیے یہ کافی نہیں کہ آپؓ چار میں سے ایک ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ارادہ بدل دیا اور کہا اللہ اور اس کا رسولؐ زیادہ جانتے ہیں اور انہوں نے اپنے گدھے کی زین کھولنے کا حکم دیا اور وہ زین کھول دی گئی۔ یہ بھی صحیح مسلم کی روایت ہے۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فی خیر دور الانصار، حدیث 6425)

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہؓ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ!

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حرص سے بچو کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا۔

(مسند احمد بن حنبل)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے عمل کرے۔

(جامع ترمذی، کتاب الزہد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہم جلسوں اور اجتماعات کا انعقاد اس لیے کرتے ہیں کہ سب لوگ اکٹھے ہو کر اپنے اپنے اخلاقی اور روحانی معیار بہتر کر سکیں‘‘

(خطاب بر موقع سالانہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اجتماع میں شامل ہونے کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے خدا سے مضبوط تعلق قائم کرنے والے ہوں‘‘

(خطاب بر موقع سالانہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالب دعا: عبدالرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

E 03-Feb-20 9:32 AM PAGE 7 (1,1)

مجھے قابلِ تعریف بنا دے اور مجھے شرف اور بزرگی والا بنا دے۔ شرف اور بزرگی بغیر اچھے کاموں کے نہیں ہو سکتی۔ اچھے کام نہ ہوں تو پھر شرف بھی نہیں مل سکتا اور بزرگی بھی نہیں ہو سکتی اور اچھے کام بغیر مال کے نہیں ہو سکتے۔ اے اللہ! تھوڑا میرے لیے مناسب نہیں اور نہ ہی مَیں اس میں درست رہوں گا۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 461 سعد بن عبادہ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

بہرحال یہ دعا کرنے کا ان کا اپنا ایک انداز تھا۔ صحیح مسلم کی ایک روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہؓ نے کہا یا رسول اللہؐ! اگر مَیں اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو غلط حالت میں پاؤں تو اس کو ہاتھ نہ لگاؤں یہاں تک کہ مَیں چار گواہ لے آؤں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ہرگز نہیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اگر مَیں ہوں تو اس سے پہلے ہی جلدی سے تلوار کے ساتھ اس کا فیصلہ کر دوں۔ کوئی گواہی تلاش نہیں کروں گا بلکہ قتل کر دوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں سے کہا کہ سنو! تمہارا سردار کیا کہتا ہے۔ وہ بہت غیور ہے اور فرمایا کہ مَیں اس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب اللعان، حدیث 3763)

پھر اسی حوالے سے مسلم کی ہی ایک اَور روایت بھی ہے جو حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہؓ نے کہا اگر مَیں کسی شخص کو اپنی بیوی کے پاس دیکھوں تو اسے قتل کر دوں اور تلوار بھی چوڑے رخ سے نہیں دھار کے رخ سے۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم سعدؓ کی غیرت پر تعجب کرتے ہو۔ اللہ کی قسم! مَیں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔ اللہ نے اپنی غیرت ہی کی وجہ سے بے حیائیوں کو منع فرمایا ہے جو ان میں سے ظاہر ہوں اور جو پوشیدہ ہوں اور کوئی شخص بھی اللہ سے زیادہ غیرت مند نہیں اور اللہ سے بڑھ کر کوئی شخص معذرت کرنے کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ سے زیادہ کوئی غیرت مند بھی نہیں اور اللہ جتنا معذرت کو پسند کرتا ہے، توبہ کو پسند کرتا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے کوئی شخص اس میں اللہ سے زیادہ بڑھ نہیں سکتا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو بشارت دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ بشارت بھی دیتے ہیں ڈراتے بھی ہیں۔ اور کوئی شخص اللہ سے بڑھ کر مدح کو پسند نہیں کرتا اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب اللعان، حدیث 3764)

اللہ تعالیٰ کی مدح، تعریف برائیوں سے بچنا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے جنت کا بھی وعدہ کیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ سزا بھی دیتا ہے تو جلدی نہیں کرتا۔ انسان کہہ دے میں غیرت کھا گیا اور جلدی کی۔ توبہ کرنے والے کو معاف بھی فرماتا ہے اور صرف معاف ہی نہیں کرتا بلکہ نوازتا بھی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے قانون سے، آپؐ نے فرمایا آگے نہ بڑھو۔ جو اللہ تعالیٰ کے قانون ہیں اس کے اندر رہو۔

حدیث میں ایک روایت مسند احمد بن حنبل کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا فلاں قبیلے کے صدقات کی نگرانی کرو لیکن دیکھنا قیامت کے دن اس حال میں نہ آنا کہ تم اپنے کندھے پر کسی جوان اونٹ کو لادے ہوئے ہو اور وہ قیامت کے روز چیخ رہا ہو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! پھر یہ ذمہ داری کسی اَور کے سپرد فرما دیجیے تو آپؐ نے یہ کام ان کے سپرد نہیں کیا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 473 مسند سعد بن عبادہ حدیث 22828 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء) یعنی نگرانی کا پھر حق ادا کرنا ہوگا۔ انصاف کرنا ہوگا اور کسی قسم کی خیانت نہیں ہوگی۔ اگر خیانت ہوئی، انصاف نہ ہوا، اس کا حق ادا نہ ہوا تو پھر یہ بہت بڑا گناہ ہے اور قیامت کے دن اس کا جواب دہ ہونا ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں چھ انصار نے قرآن کریم جمع کیا تھا جن میں حضرت سعد بن عبادہ بھی شامل تھے۔ (اسد الغابہ، جلد 1 صفحہ 503، جاریۃ بن مجمع، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 2003ء)

حضرت مصلح موعودؓ اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ

’’انصار میں سے جو مشہور حفاظ تھے ان کے نام یہ ہیں: عُبادہ بن صامتؓ۔ مُعاذؓ۔ مُجَمِّع بن حارِثہؓ۔ فَضَالہ بن عُبَیدؓ۔ مَسْلَمہ بن مُخَلَّدؓ۔ ابودَرْدَاءؓ۔ ابوزیدؓ۔ زید بن ثابتؓ۔ اُبَیّ بن کعبؓ اور سعد بن عبادہؓ۔ ام وَرَقَہؓ۔‘‘ لکھتے ہیں کہ ’’تاریخ سے ثابت ہے کہ صحابہؓ میں سے بہت سے قرآن کریم کے حافظ تھے۔‘‘

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد 20 صفحہ 430)

باقی ان شاء اللہ۔ ان کا یہ تھوڑا سا حصہ رہ گیا ہے وہ ان شاء اللہ آئندہ۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

حق کا ہمیشہ ساتھ دو

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 115)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21رجولائی 2019ء بروز اتوار مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا۔ جو عزیزہ غزالہ حفیظ (واقفۂ نو) کا ہے۔ حفیظ احمد صاحب (Leamington spa) کی یہ بیٹی ہیں۔ انکا نکاح عزیزم حنیف احمد مارٹی (واقف نو) جو نوید مارٹی صاحب کے بیٹے ہیں، کے ساتھ پچیس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے لڑکے سے انگریزی میں اور فریق ثانی سے اردو میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ

انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ ایس لندن

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 17ردسمبر 2019)

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14راگست 2019 بروز بدھ نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ) کے باہر تشریف لا کر مکرم راجہ عبد الوحید صاحب ابن مکرم راجہ عبد الحمید صاحب (جہلم، حال والتھم سٹو، یوکے) کی نمازِ جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرم راجہ عبد الوحید صاحب ابن مکرم راجہ عبد الحمید صاحب (جہلم، حال والتھم سٹو، یوکے) 9راگست 2019ء کو 59 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا حضرت راجہ کرم الٰہی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحوم نمازوں کے پابند، ملنسار ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ سیکورٹی ڈیوٹی اور وقار عمل میں بہت شوق سے حصہ لیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت — دکھاؤ جلد تر صدق و انابت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت — کہ یاد آ جائے گی جس سے قیامت

طالب دُعا: افرادِ خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

BOSCH
Invented for life
0% FINANCE
without intrest EMI

MICROWAVE ☆ TUMBEL DRYER ☆ WASHER DRYER ☆ REFRIGERATOR ☆ WASHING MACHINE ☆ DISHWASHER
PARAS TV CENTRE
Near Parbhakar Chowk Qadian (Mob. 98553-41434, 70870-72424, 87290-02424)

خطبہ جمعہ

جو دین خلفاء پیش کریں وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے

خلافت ایک ایسی چیز ہے جس سے جدائی کسی عزت کا مستحق انسان کو نہیں بنا سکتی

خلیفہ کی اطاعت اس لیے......کی جاتی ہے کہ وہ تنفیذِ وحیِ الٰہی اور تمام نظام کا مرکز ہے

ہر حال میں ہر شخص کے لیے خلیفۂ وقت کی اطاعت فرض ہو گی

یہ کہہ دینا کہ کوئی شخص باوجود بیعت نہ کرنے کے اس مقام پر رہ سکتا ہے جس مقام پر بیعت کرنے والا ہو در حقیقت یہ ظاہر کرتا ہے کہ ایسا شخص سمجھتا ہی نہیں کہ بیعت اور نظام کیا چیز ہے

یہ خیال کہ خلافت کی بیعت کے بغیر بھی انسان اسلامی نظام میں اپنے مقام کو قائم رکھ سکتا ہے واقعات اور اسلامی تعلیم کے بالکل خلاف ہے اور جو شخص اس قسم کے خیالات اپنے دل میں رکھتا ہے مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ وہ بیعت کا مفہوم ذرہ بھی سمجھتا ہو

خلیفۂ وقت کی بیعت، خلافت کا مقام اور خلافت کی اطاعت کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات کی روشنی میں بصیرت افروز بیان

اخلاص و وفا کے پیکر بدری صحابی حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ

سلسلے کے دیرینہ خادم مکرم سید محمد سرور شاہ صاحب، ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان اور نصف صدی تک خدمات سلسلہ بجالانے والی محترمہ شوکت گوہر صاحبہ کی وفات، مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17رجنوری 2020ء بمطابق 17رصلح 1399 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، (سرے)، یو کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ - بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ -
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ - الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ -
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ - اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ -
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ -

حضرت سعد بن عُبادہؓ کا ذکر گذشتہ چند خطبوں سے چل رہا ہے۔ آج مَیں اسکا آخری حصہ بیان کروں گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد انصار اپنے میں سے جن کو خلیفہ منتخب کرنا چاہتے تھے ان میں ان کا نام بھی خاص طور پر لیا جاتا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی سیرت خاتم النبیینؐ میں لکھا ہے کہ انصار کا ان کو خلیفہ منتخب کرنے پر زور تھا اور یہ قوم کے سردار بھی تھے اور جب حضرت ابوبکرؓ خلیفہ منتخب کیے گئے تو یہ اس وقت بلکہ اس سے پہلے ہی انصار کے کہنے پر کچھ متزلزل بھی ہو گئے تھے کہ ان کو ہونا چاہیے۔ اس حوالے سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور خلافت کے مقام کی اہمیت بھی اس حوالے سے بیان کی ہے۔ اس لیے مَیں اس بیان کو بڑا ضروری سمجھتا ہوں۔ وقت کی بڑی ضرورت ہے۔ مصلح موعودؓ کے اس حوالے سے پہلے حدیث اور ایک تاریخی حوالہ بھی پیش کروں گا۔

حُمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت حضرت ابوبکرؓ مدینہ منورہ کے نواح میں تھے۔ جب وہ آئے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر آپؐ کے چہرۂ مبارک کو چوما اور فرمایا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! آپؐ زندہ ہونے اور وفات یافتہ ہونے کی حالت میں کس قدر پاکیزہ تھے۔ پھر کہا کہ ربِّ کعبہ کی قسم! محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما تیزی کے ساتھ سقیفہ بنو ساعدہ کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ دونوں وہاں پہنچے تو حضرت ابوبکرؓ نے گفتگو شروع کی۔ آپؓ نے قرآنِ کریم میں انصار کی بابت جو کچھ نازل ہوا اس میں سے کچھ نہ چھوڑا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ فرمایا تھا وہ سب بیان کیا۔ پھر آپؓ نے فرمایا تم لوگوں کو علم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری وادی میں تو مَیں انصار کی وادی میں چلوں گا۔ پھر حضرت سعدؓ کو مخاطب کر کے حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اے سعد! تجھے علم ہے کہ تُو بیٹھا ہوا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت کا حق دار قریش ہوں گے۔ لوگوں میں سے جو نیک ہوں گے وہ قریش کے نیک افراد کے تابع ہوں گے اور جو فاجر ہوں گے وہ قریش کے فاجروں کے تابع ہوں گے۔ حضرت سعدؓ نے کہا کہ آپؓ نے سچ کہا۔ ہم وزیر ہیں اور آپ لوگ امراء۔ یہ مسند احمد بن حنبل کی حدیث ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 01 صفحہ 158-159، مسند ابی بکر صدیق حدیث 18 مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ 1994ء)

طبقات الکبریٰ میں اس موقعے کی تفصیل میں اس طرح لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے حضرت سعد بن عبادہؓ کی طرف پیغام بھجوایا کہ وہ آ کر بیعت کریں کیونکہ لوگوں نے بیعت کر لی ہے اور تمہاری قوم نے بھی بیعت کر لی ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! مَیں اس وقت تک بیعت نہیں کروں گا جب تک میں اپنے ترکش میں موجود سارے تیر لوگوں کو نہ مارلوں یعنی بقول اِن کے انکار کیا، اور وہ لوگ جو میری قوم و قبیلہ میں سے میرے تابع ہیں ان کے ہمراہ تم لوگوں سے قتال نہ کرلوں۔ حضرت ابوبکرؓ کو جب یہ خبر موصول ہوئی تو بشیر بن سعدؓ نے کہا کہ اے خلیفۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! انہوں نے انکار کیا ہے اور اصرار کیا یعنی انکار پر اصرار کر رہے ہیں۔ وہ آپؓ کی بیعت کرنے والے نہیں خواہ انہیں قتل کر دیا جائے۔ اور وہ ہرگز قتل نہیں کیے جاسکتے جب تک کہ ان کے ساتھ ان کی اولاد اور ان کے قبیلے کو قتل نہ کیا جائے۔ اور یہ لوگ ہرگز قتل نہیں کیے جاسکتے جب تک کہ قبیلہ خزرج کو قتل نہ کیا جائے۔ اور خزرج کو ہرگز قتل نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ اَوس کو قتل نہ کیا جائے۔ لہٰذا آپؓ ان کی طرف پیش قدمی نہ کریں جبکہ اب لوگوں کے لیے معاملہ سیدھا ہو چکا ہے۔ وہ آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا یعنی ان کی قوم میں سے اکثریت نے بیعت کر لی ہے۔ اگر انکار کیا ہے تو کوئی بات نہیں کیونکہ وہ ایک ایسا تنہا شخص ہے جسے چھوڑ دیا گیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت بشیرؓ کی نصیحت کو قبول کرتے ہوئے حضرت سعدؓ کو چھوڑ دیا۔

پھر جب حضرت عمرؓ خلیفہ بنے تو ایک روز مدینہ کے راستے پر سعدؓ سے ملے تو آپؓ نے فرمایا۔ کہو اے سعد۔ سعدؓ نے کہا کہو اے عمرؓ۔ یہ آپس میں گفتگو ہو رہی ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم ویسے ہی ہو جیسے پہلے

E 03-Feb-20 9:32 AM PAGE 9 (1,1)

تھے؟ سعدؓ نے کہا ہاں مَیں ویسا ہی ہوں۔ خلافت آپؓ کو مل گئی ہے۔ ٹھیک ہے کہ خلافت تو مل گئی ہے آپؓ کو۔ بہت سارے لوگوں نے بیعت بھی کر لی ہے لیکن مَیں نے ابھی تک نہیں کی۔ پھر انہوں نے کہا کہ بخدا آپؓ کا ساتھی یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں آپؓ کی نسبت زیادہ محبوب تھا۔ یہ حضرت عمرؓ کو حضرت سعدؓ نے کہا کہ حضرت ابوبکرؓ ہمیں آپؓ کی نسبت زیادہ محبوب تھے۔ پھر حضرت سعدؓ نے کہا کہ بخدا مَیں نے اِس حالت میں صبح کی ہے کہ مَیں آپؓ کی ہمسائیگی کو پسند نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو اپنے پڑوسی کی مصاحبت کو ناپسند کرتا ہے تو وہ پھر اُس کے پاس سے منتقل ہو جائے۔ حضرت سعدؓ نے کہا مَیں یہ بھولنے والا نہیں یعنی مَیں یہ کروں گا۔ مَیں ایسی ہمسائیگی کی طرف منتقل ہونے والا ہوں جو اُن کے خیال میں آپؓ سے بہتر ہے۔ کچھ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ حضرت سعدؓ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے آغاز میں ملک شام کی طرف ہجرت کی۔ طبقات الکبریٰ کا یہ حوالہ ہے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء ثالث، سعد بن عبادہ، صفحہ 312، داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان 1996ء)

حضرت سعدؓ کے متعلق یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی تھی۔ چنانچہ تاریخ طبری میں لکھا ہے کہ

وَاتَّبَعَ الْقَوْمُ عَلَى الْبَيْعَةِ، وَبَايَعَ سَعْدٌ کہ ساری قوم نے باری باری حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی اور حضرت سعدؓ نے بھی بیعت کی۔ یہ تاریخِ طبری کا حوالہ ہے۔ (تاریخ طبری جلد 3 صفحہ 266، سنہ احدی عشرۃ ذکر الخبر عما جری بین المہاجرین والانصار فی اُمر الِامارۃ فی سقیفۃ بنی ساعدۃ، دارالفکر بیروت 2002)

بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو تفصیل بیان فرمائی ہے اس میں بہت سے پہلو بیان ہو جاتے ہیں۔ خلافت کی بیعت بھی کیوں ضروری ہے، خلافت کا مقام کیا ہے اور حضرت سعد نے جو کچھ کیا اس کی کیا حیثیت ہے؟

آپؓ اپنے ایک خطبہ میں بیان فرماتے ہیں کہ ’’قتل کے معنی قطع تعلق کے بھی ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب صحابہ میں خلافت کے متعلق اختلاف پیدا ہوا۔ انصار کا خیال تھا کہ خلافت ہمارا حق ہے، ہم اہلِ بلد ہیں۔ کم سے کم اگر ایک مہاجرین میں سے خلیفہ ہو تو ایک انصار میں سے ہو۔‘‘ یعنی دو دو ہوں۔ ’’بنو ہاشم نے خیال کیا کہ خلافت ہمارا حق ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے خاندان سے تھے۔ اور مہاجرین گو یہ چاہتے تھے کہ خلیفہ قریش سے ہونا چاہیے کیونکہ عرب لوگ سوائے قریش کے کسی کی بات ماننے والے نہ تھے مگر وہ کسی خاص شخص کو پیش نہ کرتے تھے بلکہ تعین کو انتخاب پر چھوڑنا چاہتے تھے‘‘ کہ انتخاب کر لیتے ہیں۔ ’’مسلمان جسے منتخب کر لیں وہی خدا تعالیٰ کی طرف سے خلیفہ سمجھا جائے گا۔ جب انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا تو انصار اور بنو ہاشم سب ان سے متفق ہو گئے مگر ایک صحابی کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی۔ یہ وہ انصاری صحابی تھے جنہیں انصار اپنے میں سے خلیفہ بنانا چاہتے تھے اس لیے شاید انہوں نے اس بات کو اپنی ہتک سمجھا یا یہ بات ہی ان کی سمجھ میں نہ آئی‘‘ جو بھی وجہ تھی ’’اور انہوں نے کہہ دیا کہ مَیں ابوبکرؓ کی بیعت کے لیے تیار نہیں ہوں۔ حضرت عمرؓ کا اس موقعے کے متعلق ایک قول بعض تاریخوں میں آتا ہے کہ آپؓ نے فرمایا **اُقْتُلُوْا سَعْدًا**۔ یعنی سعد کو قتل کر دو لیکن نہ انہوں نے خود ان کو قتل کیا نہ کسی اَور نے۔ بعض ماہرِ زبان لکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی مراد صرف یہ تھی کہ سعدؓ سے قطع تعلق کر لو۔ بعض تاریخوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت سعدؓ باقاعدہ مسجد میں آتے اور الگ نماز پڑھ کر چلے جاتے تھے اور کوئی صحابی ان سے کلام نہ کرتا تھا۔ پس قتل کی تعبیر قطع تعلق اور قوم سے جدا ہونا بھی ہوتی ہے۔‘‘ (خطبات محمود جلد 16 صفحہ 81-82، خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری 1935ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سعد بن عبادہؓ کے واقعے کی مزید تفصیل بیان فرماتے ہیں اور یہ پہلا اقتباس جو مَیں نے پڑھا ہے اس خطبے کے حوالے سے آپؓ فرماتے ہیں کہ مَیں نے پہلے ایک خطبے میں ایک انصاری صحابی کا ذکر کیا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بعض انصار کی تحریک تھی کہ انصار میں سے خلیفہ مقرر کیا جائے لیکن جب مہاجرین نے اور خصوصاً حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کو بتایا کہ اس قسم کا انتخاب کبھی بھی ملتِ اسلامیہ کے لیے مفید نہیں ہو سکتا اور یہ کہ مسلمان کبھی اس انتخاب پر راضی نہیں ہوں گے یعنی انصار کو منتخب کرنے پہ تو پھر انصار اور مہاجر اس بات پر جمع ہوئے، اس بات پر متفق ہوئے کہ وہ کسی مہاجر کے ہاتھ پر بیعت کر لیں اور آخر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات پر اِن سب کا اتفاق ہوا۔ انصار پر تو اتفاق نہیں ہو سکتا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے وضاحت فرمائی اور بعض اَور صحابہ نے وضاحت فرمائی کہ کیونکہ یہ مفید نہیں ہوگا۔ بہرحال یہ فیصلہ ہوا کہ مہاجرین میں سے خلیفہ ہو اور پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات پر ان سب کا اتفاق ہوا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ مَیں نے اس وقت بتایا تھا کہ اُس وقت جب سعدؓ نے بیعت سے تخلّف کیا تھا، تھوڑا سا انقباض کیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تھا کہ **اُقْتُلُوْا سَعْدًا**۔ یعنی سعد کو قتل کر دو مگر نہ تو انہوں نے سعدؓ کو قتل کیا اور نہ کسی اَور صحابی نے بلکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت تک زندہ رہے۔ حضرت سعدؓ حضرت عمرؓ کی خلافت تک زندہ رہے جیسا کہ پہلے اقتباس بیان ہو چکا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں شام میں فوت ہوئے۔ انہوں نے ہجرت کر لی تھی اور شام میں فوت ہوئے جس سے ائمہ سلف نے استدلال کیا ہے کہ قتل کے معنی یہاں جسمانی قتل نہیں بلکہ قطعِ تعلق کے ہیں اور عربی زبان میں قتل کے کئی معنی ہوتے ہیں۔ اردو میں بےشک قتل کے معنی جسمانی قتل کے ہی ہوتے ہیں لیکن عربی زبان میں جب قتل کا لفظ استعمال کیا جائے تو وہ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے جن میں سے ایک معنی قطع تعلق کے ہیں اور لغت والوں نے استدلال کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مراد قتل سے قتل نہیں بلکہ قطع تعلق تھا، ان کو چھوڑ دیا جائے، ان سے بات چیت بند کر دی جائے ورنہ اگر قتل سے مراد ظاہری طور پر قتل کر دینا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو بہت جوشیلے تھے انہیں خود کیوں نہ قتل کر دیا یا صحابہؓ میں سے کسی نے کیوں انہیں قتل نہ کیا مگر جبکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ صرف انہیں اس وقت قتل نہ کیا بلکہ اپنی خلافت کے زمانے میں بھی قتل نہ کیا اور بعض کے نزدیک تو وہ حضرت عمرؓ کی خلافت کے بعد بھی زندہ رہے اور کسی صحابی نے ان پر ہاتھ نہ اٹھایا تو بہرحال اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قتل سے مراد قطعِ تعلق ہی تھا۔ ظاہری طور پر قتل کرنا نہیں تھا اور گو وہ صحابی عام صحابہ سے الگ رہے۔ حضرت سعدؓ ان سے الگ ہو گئے لیکن کسی نے اُن پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔

پس حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ مَیں نے مثال دی تھی کہ رؤیا میں بھی اگر کسی کے متعلق قتل ہونا دیکھا جائے تو اس کی تعبیر قطع تعلق اور بائیکاٹ بھی ہو سکتی ہے۔ اپنے ایک خطبہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ بہرحال آگے فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک دوست نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے اس خطبے کے بعد کہا کہ سعدؓ نے گو بیعت نہیں کی تھی لیکن مشوروں میں انہیں ضرور شامل کیا جاتا تھا یعنی بیعت نہ ہونے کے باوجود بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں مشوروں میں شامل کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں اس شخص نے جو بات کی ہے حضرت سعدؓ کے متعلق اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں کہ یا تو میرے مفہوم کی تردید ہے یعنی حضرت مصلح موعودؓ لغت کی قتل کی جو تعریف بیان کر رہے ہیں یا تو وہ میرے مفہوم کی تردید کر رہا ہے یا یہ کہ یعنی کہ ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا یا یہ کہ خلافت کی بیعت نہ کرنا کوئی اتنا بڑا جرم نہیں ہے۔ دوسری بات یہ شخص یہی ثابت کرنا چاہتا ہے کہ اگر خلافت کی بیعت نہ کی جائے تو کوئی بڑا جرم نہیں ہے کیونکہ سعدؓ نے گو بیعت نہیں کی تھی مگر مشوروں میں شامل ہوا کرتے تھے۔ آپؓ فرماتے ہیں کسی شاعر نے کہا ہے کہ

تَا مَرْد سُخَن نَگُفْتَہ بَاشَد   عَیْب وہُنَرْش نَہُفْتَہ بَاشَد

انسان کے عیب و ہنر اس کی بات کرنے تک پوشیدہ ہوتے ہیں۔ جب انسان بات کر دیتا ہے تو کئی دفعہ اپنے عیوب ظاہر کر دیتا ہے۔ خاموش ہو تو عیب چھپے رہتے ہیں۔ بعض دفعہ بیوقوفوں والی باتیں کر دیتا ہے تو عیب ظاہر ہو جاتے ہیں۔ آپؓ کہتے ہیں کہ اس شخص نے جس نے یہ تعریف کی تھی کہ حضرت سعدؓ مشورے میں شامل ہوتے تھے یا حضرت مصلح موعودؓ کے خطبہ پہ تبصرہ کیا تھا، اس شخص کا بات کرنا بھی یہی معنی رکھتا ہے کہ یا تو وہ خلافت کی بیعت کی تخفیف کرنا چاہتا ہے یا اپنے علم کا اظہار کرنا چاہتا ہے لیکن یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ علم کے اظہار کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ بات اتنی ہی غلط ہے کہ ہر عقل مند اِس کو سن کر سوائے مسکرا دینے کے اور کچھ نہیں کر سکتا۔ صحابہ کے حالات کے متعلق اسلامی تاریخ میں تین کتابیں بہت مشہور ہیں اور تمام تاریخ جو صحابہ سے متعلق ہے انہی کتابوں میں چکر کھاتی ہے اور وہ کتابیں یہ ہیں کہ تہذیب التہذیب، اصابہ اور اُسد الغابۃ۔ ان تینوں میں سے ہر ایک میں یہی لکھا ہے کہ سعد باقی صحابہ سے الگ ہو کے شام میں چلے گئے اور وہیں فوت ہوئے اور بعض لغت کی کتابوں نے بھی قتل کے لفظ پر بحث کرتے ہوئے اس واقعے کا ذکر کیا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ بات یہ ہے کہ صحابہ میں سے ساٹھ، ستّر کے نام سعد ہیں۔ انہی میں سے ایک سعد بن ابی وقاصؓ بھی ہیں جو عشرۂ مبشرہ میں سے تھے۔ حضرت عمرؓ کی طرف سے کمانڈر اِن چیف مقرر تھے اور تمام مشوروں میں شامل ہوتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص نے حضرت مصلح موعودؓ کے خطبے پہ یہ اعتراض کیا تھا اس نے کمی علم سے سعد کا لفظ سن کر یہ نہ سمجھا کہ یہ سعد اَور ہے اور وہ سعد اَور، بلکہ جھٹ میرے خطبے پہ تبصرہ کر دیا۔ یہ میں نے سعد بن ابی وقاصؓ کا ذکر نہ کیا تھا جو مہاجر تھے بلکہ میں نے جسکا ذکر کیا وہ انصاری تھے۔ ان دو کے علاوہ اَور بھی بہت سے سعد ہیں بلکہ ساٹھ، ستّر کے قریب سعد ہیں۔ جس سعد کے متعلق میں نے ذکر کیا ان کا نام سعد بن عبادہؓ تھا۔ عرب کے

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ
اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں
(خطبہ جمعہ 24رمئی 2019)

طالبِ دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو.پی)

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے
بچنے کی بھی ضرورت ہے
(خطبہ جمعہ 24رمئی 2019)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

E 03-Feb-20 9:32 AM PAGE 10 (1,1)

لوگوں میں نام دراصل بہت کم ہوتے تھے اور عام طور پر ایک ایک گاؤں میں ایک نام کے کئی کئی آدمی ہوا کرتے تھے۔ جب کسی کا ذکر کرنا ہوتا تو اُسکے باپ کے نام سے اس کا ذکر کرتے مثلاً صرف سعد یا سعید نہیں کہتے تھے بلکہ سعد بن عُبادہؓ یا سعد بن ابی وقاصؓ کہتے۔ پھر جہاں باپ کے نام سے شناخت نہ ہوسکتی وہاں ان کے مقام کا ذکر کرتے، جہاں مقام کے ذکر سے بھی شناخت نہ ہوسکتی وہاں اس کے قبیلہ کا ذکر کرتے۔ چنانچہ ایک سعد کے متعلق تاریخوں میں بڑی بحث آئی ہے کیونکہ نام ان کا دوسروں سے ملتا جلتا تھا اس لیے مؤرخین ان کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مثلاً ہماری مراد اَوسی سَعد سے ہے یا مثلاً خزرجی سَعد سے ہے۔ یہ اعتراض کرنے والے صاحب جو ہیں یا تبصرہ کرنے والے ان صاحب نے معلوم ہوتا ہے کہ ناموں کے اختلاف کو نہیں سمجھا اور یونہی اعتراض کر دیا مگر ایسی باتیں انسانی علم کو بڑھانے والی نہیں ہوتیں بلکہ جہالت کا پردہ فاش کرنے والی ہوتی ہیں۔

پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ خلافت ایک ایسی چیز ہے جس سے جدائی کسی عزت کا مستحق انسان کو نہیں بنا سکتی۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ اِسی مسجد میں جہاں آپؓ خطبہ دے رہے تھے غالباً مسجد اقصیٰ ہے کہ مَیں نے حضرت خلیفہ اوّلؓ سے سنا، آپؓ فرماتے تھے کہ تم کو معلوم ہے کہ پہلے خلیفہ کا دشمن کون تھا؟ پھر خود ہی اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت خلیفہ اوّلؓ نے فرمایا کہ قرآن پڑھو تمہیں معلوم ہوگا کہ اس کا دشمن ابلیس تھا۔ یعنی آدمؑ کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا تو اس کا دشمن ابلیس تھا۔ اس کے بعد آپؓ نے فرمایا یعنی حضرت خلیفہ اوّلؓ نے فرمایا کہ میں بھی خلیفہ ہوں اور جو میرا دشمن ہے وہ بھی ابلیس ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ خلیفہ مامور نہیں ہوتا، گو یہ ضروری بھی نہیں کہ وہ مامور نہ ہو۔ حضرت آدمؑ مامور بھی تھے اور خلیفہ بھی تھے۔ حضرت داؤدؑ مامور بھی تھے اور خلیفہ بھی تھے۔ اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام مامور بھی تھے اور خلیفہ بھی تھے۔ پھر تمام انبیاء مامور بھی ہوتے ہیں اور خدا کے قائم کردہ خلیفہ بھی۔ جس طرح ہر انسان ایک طور پر خلیفہ ہے اسی طرح انبیاء بھی خلیفہ ہوتے ہیں مگر ایک وہ خلفاء ہوتے ہیں جو کبھی مامور نہیں ہوتے۔ گو اطاعت کے لحاظ سے ان میں اور انبیاء میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اطاعت جس طرح نبی کی ضروری ہوتی ہے ویسے ہی خلفاء کی بھی ضروری ہوتی ہے۔ ہاں ان دونوں اطاعتوں میں ایک امتیاز اور فرق ہوتا ہے اور وہ یہ کہ نبی کی اطاعت اور فرمانبرداری اس وجہ سے کی جاتی ہے کہ وہ وحیٔ الٰہی اور پاکیزگی کا مرکز ہوتا ہے مگر خلیفہ کی اطاعت اس لیے نہیں کی جاتی کہ وہ وحیٔ الٰہی اور تمام پاکیزگی کا مرکز ہے بلکہ اس لیے کی جاتی ہے کہ وہ تنفیذِ وحیٔ الٰہی اور تمام نظام کا مرکز ہے یعنی جو وحی نبی پہ اتری ہے اس کی تنفیذ کرنے والا ہے۔ اور جو نظام نبی نے قائم کیا ہے اس کو چلانے کا مرکز ہے خلیفہ۔ اسی لیے واقف اور اہلِ علم لوگ کہا کرتے ہیں کہ انبیاء کو عصمتِ کبریٰ حاصل ہوتی ہے اور خلفاء کو عصمتِ صغریٰ۔ اسی مسجد میں (جہاں قادیان میں مصلح موعودؓ خطبہ فرما رہے ہیں کہ اسی مسجد میں) اسی منبر پر جمعہ کے ہی دن حضرت خلیفہ اوّلؓ سے میں نے سنا۔ آپؓ فرماتے تھے کہ تم میرے کسی ذاتی فعل میں عیب نکال کر اس اطاعت سے باہر نہیں ہو سکتے۔ اگر میرا کوئی ذاتی کام ہے اس میں کوئی عیب نکال لو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم اطاعت سے باہر ہو گئے۔ کبھی نہیں ہو سکتے جو خدا نے تم پر عائد کی ہے۔ وہ اطاعت جو خدا نے تم پر عائد کی ہے تم اس سے باہر نہیں ہو سکتے کیونکہ جس کام کے لیے میں کھڑا ہوا ہوں وہ اَور ہے اور وہ نظام کا اتحاد ہے۔ اس لیے میری فرمانبرداری ضروری اور لازمی ہے۔ تو انبیاء کے متعلق جہاں الٰہی سنت یہ ہے کہ سوائے بشری کمزوریوں کے جس میں توحید اور رسالت میں فرق ظاہر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ دخل نہیں دیتا اور اس لیے بھی کہ وہ امّت کی تربیت کے لیے ضروری ہوتی ہے جیسے سجدۂ سہو کہ وہ بھول کے نتیجے میں ہوتا ہے مگر اس کی ایک غرض امّت کو سہو کے احکام کی عملی تعلیم دینا تھی۔ ایسی غلطی نبی بھی کر سکتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ہوئی اور سجدۂ سہو بھی آپؐ نے پھر ادا فرمایا۔ فرمایا کہ انبیاء کے تمام اعمال خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتے ہیں اور وہاں خلفاء کے متعلق خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے، انبیاء کے لیے تو ہو گیا کہ تمام اعمال خدا کی حفاظت میں ہیں لیکن خلفاء کے متعلق اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ اُن کے وہ تمام اعمال خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوں گے جو نظامِ سلسلہ کی ترقی کے لیے ان سے سرزد ہوں گے اور کبھی بھی وہ کوئی ایسی غلطی نہیں کریں گے اور اگر کریں تو اس پر قائم نہیں رہیں گے جو جماعت میں خرابی پیدا کرنے والی اور اسلام کی فتح کو اُس کی شکست میں بدل دینے والی ہو۔ وہ جو کام بھی نظام کی مضبوطی یعنی خلیفۂ وقت جو کام بھی نظام کی مضبوطی اور اسلام کے کمال کے لیے کریں گے خدا تعالیٰ کی حفاظت اس کے ساتھ ہوگی اور اگر وہ کبھی غلطی بھی کریں تو خدا ان کی اصلاح کا خود ذمہ دار ہوگا گویا نظام کے متعلق خلفاء کے اعمال کے ذمہ دار خلفاء نہیں بلکہ خدا ہے۔ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خلفاء خود قائم کیا کرتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ غلطی نہیں کر سکتے یعنی خلفاء غلطی نہیں کر سکتے بلکہ مطلب یہ ہے کہ یا تو انہی کی زبان سے یا عمل سے خدا تعالیٰ اُس غلطی کی اصلاح کرا دے گا یا اگر ان کی زبان یا عمل سے غلطی کی اصلاح نہ کرائے تو اِس غلطی کے بدنتائج کو بدل ڈالے گا یعنی اس کے نتائج پھر بد نہیں نکلیں گے۔

فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کی حکمت چاہے کہ خلفاء کبھی کوئی ایسی بات کر بیٹھیں جس کے نتائج بظاہر مسلمانوں کے لیے مضر ہوں اور جس کی وجہ سے بظاہر جماعت کے متعلق خطرہ ہو کہ وہ بجائے ترقی کرنے کے تنزل کی طرف جائے گی تو اللہ تعالیٰ نہایت مخفی سامانوں سے اس غلطی کے نتائج کو بدل دے گا اور جماعت بجائے تنزل کے ترقی کی طرف قدم بڑھائے گی اور وہ مخفی حکمت بھی پوری ہو جائے گی جس کے لیے خلیفہ کے دل میں ذہول پیدا کیا گیا تھا یعنی کوئی بھول ہو گئی تھی یا غفلت ہو گئی تھی، وہ حکمت پوری ہو جائے گی۔ مگر انبیاء کو یہ دونوں باتیں حاصل ہوتی ہیں یعنی عصمتِ کبریٰ بھی اور عصمتِ صغریٰ بھی۔ وہ تنفیذ و نظام کا بھی مرکز ہوتے ہیں اور وحی و پاکیزگیٔ اعمال کا بھی مرکز ہوتے ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر خلیفہ کے متعلق ضروری ہے کہ وہ پاکیزگیٔ اعمال کا مرکز نہ ہو۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے، ممکن ہے کہ پاکیزگیٔ اعمال سے تعلق رکھنے والے بعض افعال میں وہ دوسرے اولیاء سے کم ہو۔ پس جہاں ایسے خلفاء ہو سکتے ہیں جو پاکیزگیٔ اعمال کا مرکز ہوں اور نظامِ سلسلہ کا مرکز بھی، وہاں ایسے خلفاء بھی ہو سکتے ہیں جو پاکیزگی اور ولایت میں دوسروں سے کم ہوں لیکن انتظامی قابلیت، نظامی قابلیتوں کے لحاظ سے دوسروں سے بڑھے ہوئے ہوں مگر ہر حال میں ہر شخص کے لیے ان کی اطاعت فرض ہوگی چونکہ نظام کا ایک حد تک جماعتی سیاست کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔

اب جماعتی سیاست سے لوگ ایک دم چونک گئے ہوں گے۔ بعضوں کو خیال آیا ہوگا کہ یہ جماعتی سیاست کیا ہوئی؟ یہاں لفظ ''سیاست'' سے مراد عمومی طور پر ہماری زبان میں، زبان میں کیا؟ ہمارے ہاں عام طور پر جو مفہوم لیا جاتا ہے وہ منفی رنگ میں لیا جاتا ہے اور منفی رنگ میں ہی استعمال ہوتا ہے۔ کچھ سیاست دانوں نے اس لفظ کو بدنام کر دیا ہے کہ جوڑ توڑ کرنا اور نقصان پہنچانا یا صحیح کام نہ کرنا لیکن حقیقت میں اس کا جو لغت میں مطلب ہے اس سے مراد یہ ہے کہ نظام چلانے کا طریق۔ صحیح رنگ میں نظام چلانا اس کو سیاست کہتے ہیں۔ پھر حکمتِ عملی سے کام کرنا یہ ہے اس کا مطلب۔ برائیوں کو روکنے کے لیے نظام کو قائم کرنا یہ ہے اس کا مطلب۔ عقل اور حکمت سے کام کو چلانا۔ بین الاقوامی معاملات کو صحیح رنگ میں ادا کرنے کی صلاحیت ہونا یہ اصل سیاست ہے۔ گویا تمام مثبت باتیں اس لفظ کا مطلب ہیں لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ بدقسمتی سے ہم اصلی معنوں کو بھول کر سیاست دانوں کے عمل کی وجہ سے اور اپنی ہی غلط حرکتوں کی وجہ سے منفی مطلب لیتے ہیں لیکن بہرحال یہاں حضرت مصلح موعودؓ نے جو یہ لفظ سیاست استعمال کیا ہے وہ مثبت رنگ میں استعمال کیا ہے اور وہ ساری وہ باتیں ہیں جو میں نے بیان کی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نظام کو چلانے کے لیے جو عقل اور حکمت اور دانائی اور صلاحیتیں ہونی چاہئیں۔

فرمایا کہ چونکہ نظام کا ایک حد تک جماعتی سیاست کے ساتھ تعلق ہوتا ہے اس لیے خلفاء کے متعلق غالب پہلو یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہ نظامی پہلو کو برتر رکھنے والے ہوں۔ نظامی پہلو کو سب سے اوپر رکھیں۔ گو ساتھ ہی یعنی یہاں آپؓ نے اس بات کی وضاحت بھی کر دی۔ گو ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ دین کے استحکام اور اس کے مفہوم کے قیام کو بھی مدّنظر رکھیں، نظامِ جماعت چلانا بھی فرض ہے خلیفۂ وقت کا اور ساتھ ہی ان کے لیے دین کے استحکام اور اس کے قیام کو بھی سامنے رکھنا ضروری ہے۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں جہاں خلافت کا ذکر کیا وہاں بتایا ہے کہ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ خدا ان کے دین کو مضبوط کرے گا اور اسے دنیا پر غالب کرے گا۔

پس جو دین خلفاء پیش کریں وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے مگر یہ حفاظتِ صغریٰ ہوتی ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ جزئیات میں وہ غلطی کر سکتے ہیں اور خلفاء کا آپس میں اختلاف بھی ہو سکتا ہے مگر وہ نہایت ادنیٰ چیزیں، معمولی چیزیں ہوتی ہیں جیسے بعض مسائل کے متعلق حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اختلاف رہا بلکہ آج بھی امتِ محمدیہ ان مسائل کے بارے میں ایک عقیدہ اختیار نہیں کر سکی مگر یہ اختلاف صرف جزئیات میں ہوتا ہے۔ اصولی امور میں ان میں کبھی اختلاف نہیں ہوگا بلکہ اس کے برعکس ان میں بھی اتحاد ہوگا کہ وہ یعنی خلفاء دنیا کے ہادی اور رہنما اور اسے روشنی پہنچانے والے ہوں گے۔ پس یہ کہہ دینا کہ کوئی شخص باوجود بیعت نہ کرنے کے اس مقام پر رہ سکتا ہے جس مقام پر بیعت کرنے والا ہو درحقیقت یہ ظاہر کرتا ہے کہ ایسا شخص سمجھتا ہی نہیں کہ بیعت اور نظام کیا چیز ہے۔

مشورے کے متعلق بھی یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایک ایکسپرٹ اور ماہرِ فن خواہ وہ غیر مذہب کا ہو اس سے مشورہ لے لیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مقدمے میں ایک انگریز وکیل کیا مگر اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ آپؑ نے امورِ نبوت میں اس سے مشورہ لیا۔ جنگِ احزاب ہوئی تو اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشورہ لیا اور فرمایا کہ تمہارے ملک میں جنگ کے موقعے پر کیا کیا جاتا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدء الانوار کا — بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہوگیا — کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اے دوستو جو پڑھتے ہو اُمّ الکتاب کو — اب دیکھو میری آنکھوں سے اس آفتاب کو
سوچو دعاء فاتحہ کو پڑھ کے بار بار — کرتی ہے یہ تمام حقیقت کو آشکار

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

E 03-Feb-20 9:32 AM PAGE 11 (1,1)

ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہمارے ملک میں تو خندق کھود لی جاتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ بہت اچھی تجویز ہے۔ چنانچہ خندق کھودی گئی اور اسی لیے اسے غزوۂ خندق بھی کہا جاتا ہے مگر باوجود اس کے ہم نہیں کہہ سکتے کہ سلمان فارسیؓ فنونِ جنگ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ماہر تھے۔ انہیں فنونِ جنگ میں مہارت کا وہ مقام کہاں حاصل تھا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام کیے وہ کب حضرت سلمان فارسیؓ نے کیے بلکہ خلفاء کے زمانے میں بھی انہیں یعنی حضرت سلمان فارسیؓ کو کسی فوج کا کمانڈر اِن چیف نہیں بنایا گیا حالانکہ انہوں نے لمبی عمر پائی تھی۔ تو ایک ایکسپرٹ خواہ وہ غیر مذہب کا ہو اس سے بھی مشورہ لیا جا سکتا ہے۔ آپؓ پھر اپنا بیان فرماتے ہیں کہ مَیں بیمار تھا تو انگریز ڈاکٹروں سے بعض مشورے لے لیتا ہوں مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ خلافت میں بھی مَیں نے ان سے مشورہ لیا ہے یا ان سے مشورہ لیتا ہوں یا یہ کہ مَیں انہیں اسی مقام پر سمجھتا ہوں جس مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ کو سمجھتا ہوں۔ صحابہؓ سے مشورہ لیتا ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ غیر سے مشورہ لینا اور صحابہ سے مشورہ لینا ایک بات ہے۔ صحابہؓ کا مقام بہر حال بلند ہے۔ فرمایا بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ مَیں نے طب میں مشورہ لیا۔ ایک خاص فیلڈ، ایک خاص شعبہ ہے اس میں مشورہ لیا یا کسی خاص بات کے لیے مشورہ لیا۔ پس فرض کرو کہ سعد بن عبادہؓ سے کسی دنیوی امر میں جس میں وہ ماہرِ فن ہوں مشورہ لینا ثابت بھی ہو تو یہ نہیں کہا جا سکتا، تب بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ مشوروں میں شامل ہوتے تھے۔ مگر ان سے متعلق تو کوئی صحیح روایت ایسی نہیں جس میں ذکر آتا ہو کہ وہ مشوروں میں شامل ہوتے تھے بلکہ مجموعی طور پر روایات یہی بیان کرتی ہیں کہ وہ مدینہ چھوڑ کر شام کی طرف چلے گئے تھے اور صحابہ پر یہ اثر تھا کہ وہ اسلامی مرکز سے منقطع ہو چکے ہیں۔ اسی لیے ان کی وفات پر صحابہ کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے کہا کہ فرشتوں یا جنوں نے انہیں مار دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کے نزدیک ان کی موت کو بھی اچھے رنگ میں نہیں سمجھا گیا کیونکہ یوں تو ہر ایک کو فرشتہ ہی مارا کرتا ہے مگر ان کی وفات پر خاص طور پر کہنا کہ انہیں فرشتوں نے یا جنّوں نے مار دیا، بتاتا ہے کہ ان کے نزدیک وفات ایسے رنگ میں ہوئی کہ گویا خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے خاص فعل سے اٹھا لیا کہ وہ شِقاق کا موجب نہ ہوں یعنی بہر حال بدری صحابہ میں سے تھے تو کسی قسم کے نِفاق یا کوئی اَور مخالفت یا اَور کوئی ایسی بات کا موجب نہ ہوں جس سے پھر ان کا وہ مقام گرتا ہو لیکن بہر حال وہ علیحدہ ہو گئے۔

یہ بیان کرنے کے بعد آپؓ فرماتے ہیں کہ یہ تمام روایات بتلاتی ہیں کہ ان کی وہ عزت صحابہؓ کے دلوں میں نہیں رہی تھی جو ان کے اُس مقام کے لحاظ سے ہونی چاہیے تھے جو کبھی انہوں نے حاصل کیا تھا۔ اور یہ کہ صحابہؓ ان سے خوش نہیں تھے ورنہ وہ کیونکر کہہ سکتے تھے کہ فرشتوں یا جنوں نے انہیں مار دیا بلکہ ان الفاظ سے بھی زیادہ سخت الفاظ ان کی وفات پر کہے گئے ہیں جنہیں میں اپنے منہ سے کہنا نہیں چاہتا۔

پس یہ خیال کہ خلافت کی بیعت کے بغیر بھی انسان اسلامی نظام میں اپنے مقام کو قائم رکھ سکتا ہے واقعات اور اسلامی تعلیم کے بالکل خلاف ہے اور جو شخص اس قسم کے خیالات اپنے دل میں رکھتا ہے مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ وہ بیعت کا مفہوم ذرہ بھی سمجھتا ہو۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 16 صفحہ 95 تا 101، خطبہ جمعہ فرمودہ 08 فروری 1935ء)

حضرت سعد بن عبادہؓ کی وفات حوران ملکِ شام میں ہوئی۔ حضرت عمرؓ کے خلیفہ منتخب ہونے کے اڑھائی سال کے بعد ہوئی تھی۔ علامہ ابنِ حجر عسقلانی کے مطابق ان کی وفات شام کے شہر بُصریٰ میں ہوئی تھی۔ یہ شام کا پہلا شہر تھا جو مسلمانوں نے فتح کیا تھا۔ مدینہ میں ان کی موت کا پتا نہیں لگا، پھر کس طرح علم ہوا؟ یہ روایت آتی ہے یہاں مدینہ میں اس کا علم اس وقت ہوا کہ جب بِئْرِ مَنَبِّہٗ یا بِئْرِ سَکَنْ کے کنویں تھے ان میں دوپہر کی سخت گرمی میں چھلانگیں لگانے والے لڑکوں میں سے ایک نے کنویں میں سے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ

قَدْ قَتَلْنَا سَيِّدَ الْخَزْرَجِ سَعْدَ بْنَ عُبَادَه   وَرَمَيْنَاهُ بِسَهْمَيْنِ فَلَمْ نُخْطِ فُؤَادَه

کہ ہم نے خزرج کے سردار سعد بن عبادہؓ کو قتل کر دیا۔ ہم نے اسے دو تیر مارے ہم نے اس کے دل پر نشانہ لگانے سے خطا نہ کیا۔ لڑکے ڈر گئے اور لوگوں نے اس دن کو یاد رکھا۔ لوگوں نے اسے وہی دن پایا جس روز حضرت سعدؓ کی وفات ہوئی تھی۔ سعدؓ بیٹھے پیشاب کر رہے تھے کہ انہیں قتل کر دیا گیا اور وہ اسی وقت وفات پا گئے۔ حضرت سعد بن عبادہؓ کی وفات حضرت عمرؓ کے دَورِ خلافت میں ہوئی۔ ان کی وفات کے سال میں اختلاف ہے۔ بعض روایات کے مطابق 14ر ہجری میں اور بعض کے مطابق 15ر ہجری میں اور بعض کے مطابق وفات 16ر ہجری میں ہوئی۔ حضرت سعدؓ کی قبر دمشق کے قریب نشیبی جانب واقع ایک گاؤں مَنِیْحَہ میں ہے۔ طبقات الکبریٰ کا یہ حوالہ ہے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3، صفحہ 463 سعد بن عبادہ، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2012ء)

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ لابن حجر عسقلانی جلد 03 صفحہ 56 سعد بن عبادہ، دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب المجلد الثانی صفحہ 164 سعد بن عبادہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2002ء)

اب اس کے بعد میں دو مرحومین کا ذکر کروں گا جن کا ابھی جنازہ بھی پڑھاؤں گا ان شاء اللہ۔

پہلے ہیں مکرم سید محمد سرور شاہ صاحب جو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبر تھے۔ 8ر جنوری کو 85 سال کی عمر میں یہ وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ گزشتہ کچھ عرصے سے کینسر کے مرض میں مبتلا تھے لیکن بڑی ہمت سے، صبر سے، حوصلے سے انہوں نے بیماری کا سامنا کیا اور آخر تک اپنے فرائضِ منصبی احسن رنگ میں ادا کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ کبھی بیماری کو آڑے نہیں آنے دیا۔ آپ موضع سونگڑا صوبہ اڑیشہ کے ایک معروف مخلص احمدی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے پڑنانا حضرت سید عبدالرحیم صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور نانا مکرم مولوی عبدالعلیم صاحب مرحوم ایک جیّد عالمِ دین تھے اور شاعر بھی تھے۔ اور آپ کی ولادت پر آپ کے والد نے اپنے خسر سے نام تجویز کرنے کی درخواست کی تو انہوں نے بتایا کہ میں نے خواب میں سید سرور شاہ صاحب کو دیکھا ہے کہ ہمارے گھر آئے ہیں۔ اس لیے اس کا نام بھی سید سرور رکھ لیں۔ ابتدائی تعلیم کے بعد جو انہوں نے ضلع کٹک میں حاصل کی بی۔ اے پاس کیا۔ پھر پرائیویٹ سکول میں ہیڈ ماسٹر ہو گئے۔ اس کے بعد اڑیشہ ہائی کورٹ میں اسسٹنٹ رہے۔ پھر آڈٹ آفیسر کے عہدے پر فائز رہے اور ریٹائرمنٹ کے بعد بھی 1995ء میں جماعتی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1996ء میں بعض کام ان کے سپرد کیے، ان کا انچارج بنایا۔ ان کو عمرہ کی بھی توفیق ملی۔ مرکزی آڈیٹر اور کئی معاملات میں ون مین کمیشن (one man commission) کے طور پر بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ان کو مقرر فرمایا اور پھر یہ آخر تک اسی آڈٹ کے عہدے پر رہے۔ اور مرحوم کو نو سال تک بطور صدر قضاء بورڈ خدمت کی توفیق ملی۔ اسی طرح کئی اہم مرکزی کمیٹیوں کے صدر اور ممبر بھی رہے اور وفات تک صدر انجمن احمدیہ کے ممبر ہونے کی توفیق پائی۔ انتظامی صلاحیت بڑی اچھی تھی۔ لمبا عرصہ مرکزی آڈیٹر کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی جیسا کہ میں نے کہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک خط میں فرمایا کہ آپ خوب کام کر رہے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ بلا خوف اظہارِ حقیقت کرنے کی ادا بہت پسند آئی ہے آپ کی۔ ماشاء اللہ بڑے باریک اور اہم پہلوؤں پر نظر جاتی ہے۔ آپ اسی طرح اپنے پروگرام کے مطابق اپنا کام کرتے رہیں اور آپ کو اس سے کوئی روک نہیں سکتا اللہ آپ کو صحت دے اور عمر میں برکت بخشے۔ (اس وقت ان کی صحت اور عمر کی دعا بھی دی)

قادیان کے ناظم صاحب دار القضاء بیان کرتے ہیں کہ قضاء کے جملہ کارکنان کے ساتھ بہت محبت کا تعلق رہا۔ بورڈ میں زیرِ کارروائی مقدمات میں حتی الامکان جلد فیصلہ کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ موصوف بہت احتیاط کے ساتھ مسل کا جائزہ لیتے تھے۔ انصاف پر مبنی فیصلہ کروانے کی ہر ممکن کوشش کرتے تھے۔ صائب الرائے تھے اور حساس معاملات میں اللہ تعالیٰ سے رہنمائی کے طالب رہتے تھے۔

ڈاکٹر طارق صاحب ان کے داماد ہیں۔ نور ہسپتال قادیان کے سینیئر میڈیکل افسر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ باقاعدگی سے تہجد ادا کرنے کے علاوہ مسجد مبارک میں نمازیں بروقت ادا کرتے تھے۔ ہاتھ پیر جب لڑکھڑانے لگے، صحیح طرح چل نہیں سکتے تھے تو دوسروں کے سہارے مسجد جاتے تھے۔ نمازِ جمعہ میں ہمیشہ وقت پر جا کر پہلی صف میں بیٹھتے تھے۔ نمازِ مغرب سے عشاء تک مسجد میں بیٹھ کر نوافل، دعاؤں اور تسبیحات میں مشغول رہتے تھے۔

ناظرِ اعلیٰ قادیان نے بھی لکھا ہے ان کی خوبیاں بہت تھیں۔ بڑی ملنساری تھی۔ مہمان نوازی تھی۔ بڑے انتھک محنتی انسان تھے۔ غریبوں کے ہمدرد تھے اور اپنے افسرانِ بالا کے نہایت مطیع اور فرمانبردار تھے۔ خلافت سے وابستگی گہری تھی اور دوسروں کو بھی اس کی، خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحوم موصی تھے اور مرحوم کے سب بیٹے بیٹیاں جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ اور ان کے چھوٹے بیٹے سید محمود احمد نور ہسپتال قادیان میں بطور فارماسسٹ (pharmacist) خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کے دونوں داماد سید تنویر احمد صاحب اور ڈاکٹر طارق احمد صاحب واقفِ زندگی ہیں۔ قادیان میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اسی طرح چھوٹے داماد جو سید حسن خان ہیں وہ بھی ریٹائرمنٹ کے بعد جماعت کی خدمت رضاکارانہ طور پر کر رہے ہیں۔

جب تک صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم ناظر اعلیٰ رہے ہمیشہ ادب کے دائرے میں رہتے ہوئے

کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

E 03-Feb-20 9:32 AM PAGE 12 (1,1)

آڈٹ کیا اور ان سے متعلقہ سوالات کیا کرتے تھے۔ کہا کرتے تھے کہ سارے قادیان میں میاں صاحب جیسا محبت کرنے والا وجود کوئی نہیں تھا۔ دارالمسیح میں رہتے تھے اور حضرت میاں صاحب ان کا بڑا خیال رکھا کرتے تھے۔ بعض اوقات شاہ صاحب ان کی محبتوں اور شفقتوں کو یاد کر کے رو پڑا کرتے تھے۔ درویشانِ قادیان کا بڑا احترام کرتے تھے اور خود بھی انہوں نے بڑی عاجزی سے اور درویشی کی زندگی گزاری۔ طلباء جامعہ احمدیہ سے بڑی محبت کا سلوک تھا۔ علماء کی بڑی عزت فرمایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ جو پڑھا جائے گا وہ محترمہ شوکت گوہر صاحبہ کا ہے جو ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب ربوہ کی اہلیہ تھیں اور مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ پانچ جنوری کو ربوہ میں ان کی ستتر سال کی عمر میں وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اللہ کے فضل سے آپ بھی موصیہ تھیں۔ آگرے میں یہ پیدا ہوئی تھیں اور اُن دنوں میں ان کے والد مولانا عبدالمالک خان صاحب وہاں بطور مربی متعین تھے۔ پھر یہ والدین کے ساتھ حیدرآباد دکن میں رہیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد کراچی شفٹ ہوگئے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم کراچی میں حاصل کی اور تعلیم میں، پڑھائی میں بہت ہوشیار تھیں۔ ہمیشہ اچھی پوزیشن لیا کرتی تھیں۔ بڑی چھوٹی عمر سے خدمت سلسلہ کا ان کو شوق تھا۔ ناصرات کی سیکرٹری بنی ہیں تو وہاں کراچی کی ناصرات کو صفِ اول میں لے آئیں۔ پھر اس کے بعد جب 1961ء میں ان کا نکاح ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب کے ساتھ ہوا ہے تو وہ میڈیکل کالج میں پڑھ رہے تھے۔ اس کے بعد جب وہ انگلستان آ گئے تو یہ ان کے ساتھ رخصت ہو کر یہاں آئیں۔ پھر یہاں تعلیم مکمل کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو جب لکھا تو انہوں نے آپ کو کہا کہ پاکستان آئیں اور فضلِ عمر ہسپتال میں ان کا تقرر فرمایا۔ انہوں نے بھی اپنے خاوند کے ساتھ بڑی بشاشت سے ربوہ جا کر وہاں خدمت شروع کی اور خدمتِ سلسلہ کے مواقع بھی ان کو میسر آئے۔ انہوں نے وہاں لجنہ کا بہت کام کیا ہے اور ان کے زمانے میں ربوہ کا رہنے والا ہر شخص، ہر عورت میرا خیال ہے ہر بچی بھی ان کی خدمات کو جانتی ہوگی۔

میری والدہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ جب صدر لجنہ ربوہ تھیں تو انہوں نے ان کو مجلسِ عاملہ میں جنرل سیکرٹری مقرر کیا تھا۔ اور پندرہ سال تک اس کام پر متعین رہیں۔ اور انہیں سے انہوں نے ٹریننگ لی تھی۔ اس کے بعد بڑی اعلیٰ انتظامی صلاحیت کے ساتھ انہوں نے کام کیا۔ پھر مرکزی عاملہ میں بھی سیکرٹری کے طور پر کام کیا۔ پھر ان کو مَیں نے جنرل سیکرٹری مرکزیہ، پاکستان مقرر کیا۔ چھ سال تک وہاں بھی انہوں نے بڑی اعلیٰ خدمات سرانجام دی ہیں اور اپنی علالت کی وجہ سے لجنہ کا کام چھوڑنا پڑا لیکن پھر بھی موقع ملتا رہتا تھا۔ کسی نہ کسی طریقے سے خدمت کرتی رہتی تھیں۔ پچاس سال تک مختلف شعبہ جات میں انہوں نے خدمتِ سلسلہ کی توفیق پائی ہے اور آپ کے ساتھ کام کرنے والی ہر عورت، ہر بچی آپ کی بڑی تعریف کرتی ہے۔ ہمسایوں کے ساتھ حسنِ سلوک، غریبوں اور ضرورت مندوں کا خیال، مہمان نوازی، چندوں کی خاص طور پر ادائیگی اور توجہ اور پہلی فرصت میں ادا کرنا یہ سب ان کی خاصیت تھی۔ بلکہ وقفِ جدید کی ادائیگی کا اس سال بھی جب اعلان کیا تو انہوں نے اُسی وقت، وفات سے چند دن پہلے اپنا چندہ ادا کر دیا۔ پانچ کو وفات ہوئی ہے اور یکم کو اعلان ہوا تو فوراً پہلے ادا کیا۔

ڈاکٹر قریشی صاحب لکھتے ہیں کہ مرحومہ نے پچاس سالہ دورِ رفاقت میں بہترین بیوی، بہترین ماں، بہترین بہن اور بہترین بیٹی کے طور پر اپنے حقوق ادا کیے۔ ایک چیز یہاں لکھنے والے نے چھوڑ دی ہے یا ڈاکٹر صاحب نے بیان نہیں کی کہ بہترین بہو بھی تھیں۔ شاید غلطی سے رہ گیا۔ ان کی ساس اور سسر ان کے ساتھ رہے بلکہ اب تک حیات ہیں اور ساتھ ہیں تو ان کی انہوں نے خدمت کی۔ بیماری میں بھی خدمت کی اور ماں کی طرح ان کو رکھا۔ الغرض آپ مثالی زندگی گزارنے کے بعد اس دنیا سے رخصت ہوئی تھیں۔ بیماری بہت لمبی تھی اس کے باوجود گھر کے کاموں میں دلچسپی لیتیں اور ان کو مکمل کرتیں۔ بیماری میں کبھی شکوہ زبان پر نہیں آیا۔ بیماری کو صبر کے ساتھ برداشت کیا۔ خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ ان کے پسماندگان میں ان کے خاوند ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں اور دو بیٹے اور ایک بیٹی ڈاکٹر ہیں۔ ایک بیٹا انجینئر ہے۔ سارے پڑھے لکھے ہیں۔ ان کو سخت حالات میں پڑھایا اور کسی بیٹی نے ان کو ایک دفعہ کہا کہ آپ کبھی زیور نہیں پہنتیں، کوئی اچھا لباس نہیں بناتیں تو انہوں نے کہا جو میں بچت کرتی ہوں تم لوگوں کی تعلیم پر خرچ کرتی ہوں اور یہی مَیں چاہتی ہوں میرا زیور اور میرا لباس یہی ہے اگر تم لوگ اعلیٰ پڑھ لکھ جاؤ اور جماعت کے لیے بھی مفید بن جاؤ، مفید وجود بنو اور اپنے آپ کو بھی سنبھالنے والے ہو۔

بڑی سچی رؤیا دیکھنے والی تھیں، صاحبِ رؤیا وکشوف بھی تھیں۔ ان کی کئی خوابیں جو ان کے بچوں نے لکھی ہیں پوری ہوئیں۔ ایک بیٹی کو داخلے کے وقت بتایا کہ تمہارا فلاں میڈیکل کالج میں داخلہ ہوگا، مَیں نے خواب میں دیکھا ہے اور وہیں ان کا داخلہ ہوا۔ اسی طرح ان کی اَور بہت بے شمار خوابیں ہیں۔ اللہ کے فضل سے بڑی نیک خاتون تھیں اور اپنی بہنوں وغیرہ کا خیال رکھا۔

ان کے بیٹے عبدالمالک نے لکھا ہے کہ جماعت کی بے لوث خدمت کرنے والی تھیں۔ کئی دفعہ دفتر لجنہ سے دارالعلوم تک شدید گرمی میں پیدل چلتی آئیں اور کبھی ایک دفعہ بھی شکوہ نہیں کیا۔ اور عید کے موقعے پر ہمیشہ قریبی اور دور کے ہمسایوں کو گھر سے میٹھا بنا کر بھیجا کرتی تھیں اور ہمیشہ یہ کہتی تھیں کہ اگر ہم دین سے وابستہ رہیں گے تو اللہ تعالیٰ کبھی ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔

ان کی بیٹی کہتی ہیں کہ شادی کے بعد جب میرے بچے ہوئے جو امریکہ میں رہتے ہیں تو مجھے ہمیشہ تلقین کی کہ امریکہ اور باہر کے ملکوں کے عمومی بُرے ماحول سے بچنے کے لیے اپنے بچوں سے پیار اور دوستی کا تعلق رکھنا۔ گھر کا ماحول ایسا بناؤ کہ ان کا گھر میں دل لگے اور باہر جانے کے بجائے وہ گھر میں زیادہ وقت گزاریں۔

پھر یہ بیٹی کہتی ہیں کہ میڈیکل کالج میں ایک دفعہ لڑکیوں نے میری مخالفت کی۔ احمدی ہونے کی وجہ سے بائیکاٹ کر دیا۔ مَیں نے اپنی امی کو فون کیا اور رونے لگی تو انہوں نے بڑے اچھے انداز میں نصیحت کی اور فرمایا کہ اس میں رونے کی کیا بات ہے۔ یہ تو انبیاء کی سنت ہے جس پر تمہیں چلنے کا موقع مل رہا ہے اور یہ کہا کہ لکھ لو کہ اگر احمدیت کی وجہ سے کوئی تکلیف پہنچی تو اللہ تعالیٰ تمہیں کبھی ضائع نہیں کرے گا اور امتحان میں بھی کامیاب ہوگی۔ چنانچہ کہتی ہیں کہ مَیں امتحان میں نہ صرف کامیاب ہوئی بلکہ وہی شرارتی لڑکیاں سب کی سب فیل بھی ہوگئیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیک ہوں۔ صالح ہوں اور خادمِ دین ہوں اور خلافت سے ہمیشہ تعلق رکھنے والے، وفا کا تعلق رکھنے والے ہوں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا نمازوں کے بعد ان دونوں کی نمازِ جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

......☆......☆......☆......

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

”ہدایت یافتہ کی نشانی یہ ہے کہ وہ دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ اُنہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔“

(بحوالہ اخبار بدر 29؍دسمبر 1983ء صفحہ 6)

طالبِ دُعا: شجر احمد استاد اینڈ فیملی، قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ گلبرگہ (صوبہ کرناٹک)

تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں

اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں، انہیں خلافت سے وابستگی اور اس کی برکات سے متمتع ہونے کی تلقین کرتی رہیں

ان کا دینی علم بڑھائیں، انہیں جماعتی عقائد اور دلائل سکھائیں، انہیں ایم ٹی اے سے جوڑیں

ان کے ساتھ اکٹھے بیٹھ کر میرے خطبات سنا کریں اور بعد میں بچوں سے کچھ پوچھ بھی لیا کریں تا کہ اگلی دفعہ وہ زیادہ غور سے سنیں

(ماخوذ از خصوصی پیغام سیّدنا حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019ء، بحوالہ اخبار بدر 5؍دسمبر 2019ء)

طالبِ دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

E 03-Feb-20 9:32 AM PAGE 13 (1,1)

بقیہ رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 2

گیا ہے۔

بعدازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ 2 بجکر 15 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ پروگرام کے مطابق 5 بجکر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔

مشن ہاؤس کے قریب علاقہ Sarcelles کے ڈپٹی گورنر Mr. Denis Dobo Scho Enenberg حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لیے آئے ہوئے تھے۔

موصوف نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ مشن ہاؤس کے قریبی علاقہ Sarcelles کے ڈپٹی گورنر ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے تحت کتنی آبادی ہے اور کتنے شہر و قصبات ہیں۔ اس پر گورنر نے عرض کیا کہ 62 مختلف شہر اور قصبات وغیرہ ان کے ماتحت ہیں اور ان کے ریجن میں 4 لاکھ 72 ہزار لوگ ہیں۔ حضور انور کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ فرانس میں گزشتہ دنوں جو پروٹیسٹ ہوئے تھے وہ زیادہ تر پیرس میں ہوئے تھے۔ ان کے علاقہ میں بہت کم تھے، کچھ حد تک تھے۔

حضور انور نے فرمایا یہ ہنگامے ہوئے تھے اور لوگ سڑکوں پر آئے تھے اسکی وجہ کیا تھی۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ اکنامک وجوہات بھی ہیں۔ بے روزگاری ہے، کچھ BROKEN HOME سے بھی آتے ہیں یہ بھی وجہ ہے۔ لیکن ہم کوشش کرتے ہیں کہ JOBS مہیا کریں۔ بچوں کیلئے اسکولز مہیا کریں، ٹرانسپورٹ کو بہتر کریں۔ لیکن یہ کام آسان نہیں ہے۔

انہی دنوں پولیس سٹیشن پر حملہ ہوا تھا اور حملہ آور نے اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کیا تھا، اس کا ذکر ہوا۔ حضور انور نے فرمایا۔ جس نے حملہ کیا تھا اس نے تو کچھ عرصہ قبل اسلام قبول کیا تھا۔ وہ تو شادی کے لیے مسلمان ہوا تھا اسے کیا پتہ ہوسکتا ہے کہ اسلام کی تعلیم کیا ہے۔ جو لوگ بھی (RADICALISE) ہوتے ہیں، جن مولویوں سے بھی ان کا رابطہ ہوتا ہے وہ اصل اسلام پر عمل نہیں کرتے اور جو وہ سکھاتے ہیں اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ بہت افسوس ہوا ہے کہ آپ کے پولیس کے معصوم لوگ قتل کیے گئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت تو پوری دنیا میں ڈسٹربنس ہے صرف فرانس میں نہیں ہے۔ یو کے میں بھی بریگزٹ کی وجہ سے لوگ پریشان ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا آپ اپنی اس پوسٹ کے لیے باقاعدہ منتخب ہوتے ہیں یا آپ کو نامزد کیا جاتا ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ صدر اور وزیر اعظم نے ان کا تقرر کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں ڈپلومیٹ رہا ہوں، جرمنی، کروشیا اور کینیا میں کام کیا ہے۔ فرنچ ایمبیسیز میں کلچرل کونسلر رہا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ بھی وجہ ہے کہ آپ کا جماعت سے اچھا تعلق ہے۔ حضور انور نے فرمایا ہم جہاں بھی ہیں بڑی امن پسند کمیونٹی ہیں۔ کینیا میں بھی ہماری کمیونٹی ہے۔ مساجد ہیں مختلف شہروں میں اور سینٹرز ہیں ابھی فرانس میں ہم نے ایک فارم لینڈ پر جلسہ کیا ہے۔ بہت اچھی اور خوبصورت جگہ ہے۔ یہاں سے 40 کلومیٹر دور ہے مجھے ذاتی طور پر شہروں کی نسبت اس طرح کے کھلے علاقے زیادہ پسند ہیں۔

آخر پر زراعت کے حوالہ سے بھی مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔ یہ ملاقات 6 بجکر 25 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد مبارک کے ہال میں تشریف لے آئے۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

بعدازاں پروگرام کے مطابق 6 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقفات نو بچیوں کی کلاس شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ عشنہ اُمل نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ صالحہ یوسف اور فرنچ ترجمہ عزیزہ ایمان ہدوی نے پیش کیا۔

بعدازاں عزیزہ ثوبیہ حفاظت نے آنحضرت ﷺ کی حدیث کا عربی متن پیش کیا اور عزیزہ انیلہ انس نے اس حدیث کا درج ذیل اردو ترجمہ پیش کیا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ آیت پڑھی۔ آسمان لپٹے ہوئے ہیں اس کے داہنے ہاتھ میں۔ وہ پاک ہے اور بہت بلند، ان شریکوں سے جو لوگ اسکے مقابل میں ٹھہراتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بڑی طاقتوں والا اور نقصان کی تلافی کرنے والا ہوں۔ میرے لیے ہی بڑائی ہے۔ میں بادشاہ ہوں، میں بلند شان والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس طرح اپنی ذات کی مجد اور بزرگی بیان کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ ان کلمات کو بار بار بڑے جوش سے دہرا رہے تھے یہاں تک کہ منبر لرزنے لگا اور ہمیں خیال ہوا کہ کہیں آپؐ منبر سے گر ہی نہ جائیں۔

اس کے بعد عزیزہ عاطفہ رشید نے اس حدیث کا فرنچ زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ بعدازاں عزیزہ سلمیٰ محمد حسین نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے منظوم کلام

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

میں سے چند منتخبہ اشعار خوش الحانی سے پیش کیے۔ اس کے بعد عزیزہ عاصمہ کاہلوں نے ان اشعار کا فرنچ زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ بعدازاں عزیزہ رمیزہ نصیر نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

ارشاد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

’’یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ ربّ العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں۔ اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا ربّ ہے اور تمام زمانوں کا ربّ ہے۔ اور تمام مکانوں کا ربّ ہے۔ اور تمام ملکوں کا وہی ربّ ہے اور تمام فیضوں کا وہی سرچشمہ ہے۔ اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں۔ اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے۔ یہ اس لیے ہوا کہ تا کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقع نہ ملے۔ اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا مگر ہم پر نہ کیا۔ یا فلاں قوم کو اس کی طرف سے کتاب ملی تا وہ اس سے ہدایت پاویں مگر ہم کو نہ ملی۔ یا فلاں زمانہ میں وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا مگر ہمارے زمانہ میں مخفی رہا۔ پس اس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دفع کر دیا۔ اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا۔ اور نہ کسی زمانہ کو بے نصیب ٹھہرایا۔‘‘

بعدازاں عزیزہ رغیبہ ظہور، عزیزہ ادیبہ علیم اور عزیزہ نائلہ اکرم نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے 1924ء کے دورہ فرانس کے بارہ میں ایک پریزنٹیشن دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک کتاب میں نزول مسیح کی بحث کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ یہ جو بعض حدیثوں میں ذکر آتا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام دمشق کے مشرقی جانب ایک سفید مینار پر نازل ہوگا اس سے اصل مراد تو یہی ہے کہ وہ دمشق کے مشرقی ممالک میں مضبوط اور بے عیب دلائل کے ساتھ ظاہر ہوگا مگر ممکن ہے کہ اس کے ایک ظاہری معنے اس رنگ میں بھی پورے ہو جائیں کہ کبھی ہمیں جانے کا اتفاق ہو جائے یا ہمارے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کا سفر اختیار کرے۔ سو اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس ضمنی تشریح کو بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ذریعہ پورا فرما دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ ملک شام اور دیگر ممالک سے ہوتے ہوئے فرانس بھی تشریف لائے۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے فرانس میں تبلیغ اسلام کی سرگرمیوں کا براہ راست آغاز 1924ء میں ہوا جبکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اپنے خدام کے ساتھ Wembley کانفرنس میں شرکت اور مسجد فضل لنڈن کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد 26 اکتوبر سے 31 اکتوبر 1924ء تک فرانس کے دارالحکومت پیرس میں رونق افروز رہے۔ حضور رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد رضی اللہ عنہ، حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ، حضرت چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ، حضرت مولوی عبد الرحیم درد صاحب رضی اللہ عنہ اور 18 خدام بھی آئے تھے۔ اپنے دورے کا مقصد بیان کرتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے ایک خبر رساں ایجنسی کے نمائندے سے فرمایا: ’’میں اس غرض سے یورپ میں سفر کر رہا ہوں کہ یورپ کی مذہبی حالت کو اپنی آنکھ سے دیکھ کر صحیح اندازہ کروں جس سے مجھ کو ان ممالک میں اشاعت اسلام کیلئے ایک مستقل سکیم تیار کرنے میں مدد ملے۔ اور میرا یہ مقصد ہے کہ چونکہ میں دنیا میں صلح کا جھنڈا بلند کرنا چاہتا ہوں میں دیکھوں کہ مشرق اور مغرب کو کون سے امور ملا سکتے ہیں۔‘‘

(الفضل 29 نومبر 1924ء)

تبلیغی سرگرمیوں کے علاوہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے پیرس میں ایک زیر تعمیر مسجد کا دورہ بھی کیا جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور مسجد کے محراب میں کھڑے ہو کر اپنی جماعت کے ساتھ ایک لمبی دعا کی۔ بلکہ آپ رضی اللہ عنہ سب سے پہلے شخص تھے جنہوں نے یہاں دعا کی اور فرمایا:

’’میں نے تو یہی دعا کی ہے کہ یا اللہ یہ مسجد ہم کو ملے اور ہم اس کو تیرے دین کی اشاعت کا ذریعہ بنانے کی توفیق پائیں۔‘‘ (الفضل 18 دسمبر 1924ء ص 6)

R. Subbarao
MARKETING HEAD
GENESIS AQUA NATURELS
89855 87875, 99494 12352
genesisaquanaturels@gmail.com
#C Block, Flat No. 414,
Madhinagauda,
Hyderabad,
Telangana - 500 050.
طالب دعا : رضوان سلیم ضلع ویسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

E 03-Feb-20 9:32 AM PAGE 14 (1,1)

امید کا جو بیج حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے پیرس میں بویا تھا اب وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرانس میں پھیل رہا ہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔

اسکے بعد عزیزہ خولہ احد اور عزیزہ بشریٰ لطیف نے پیرس کے کیٹا کومبس (The Catacombs of Paris) یعنی پیرس میں ڈھانچوں کے تہ خانہ کے بارہ میں پریزنٹیشن دی:

’’کیٹا کومب‘‘ یونانی لفظ ’’کاتا‘‘ سے آیا ہے جس کا مطلب ہے ’’نیچے‘‘ اور لاطینی ’’کومبائے‘‘ سے ہے جس کا مطلب ہے ’’کھوکھلی جگہ‘‘ کیٹا کومب زیر زمین ایسی کھوکھلی جگہ کو کہتے ہیں جو ہڈیوں کے ڈھانچوں کو رکھنے کے طور پر استعمال کی جاتی تھی۔

کیٹا کومب کا آغاز دوسری صدی میں ہوا جو کہ روم میں واقع ہے، جس میں اذیت دیے گئے عیسائی چھپ کے عبادت کرتے تھے اور اپنے مرنے والوں کو یہاں ہی دفنایا کرتے تھے۔ ان عیسائیوں کا ذکر سورۃ الکھف کی آیت نمبر 10 میں ’’غاروں والے‘‘ کے نام سے ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ اَصۡحٰبَ الۡکَہۡفِ وَالرَّقِیۡمِ ۙ کَانُوۡا مِنۡ اٰیٰتِنَا عَجَبًا کیا تو گمان کرتا ہے کہ غاروں والے اور تحریروں والے ہمارے نشانات میں سے ایک عجیب نشان تھے؟

البتہ پیرس کے اس تہ خانے کا مذاہب کی تاریخ سے کوئی واسطہ نہیں ہے، یہ نام روم کے کیٹا کومب کے حوالے سے 1786ء میں منسوب کیا گیا تھا۔ دراصل 45 ملین سال پہلے پیرس اور اس کے اردگرد پانی ہی پانی تھا جسکی وجہ سے لائم سٹون (limestone) کے ذخیرے بن گئے۔ اور جب سمندر کا پانی ہٹ گیا تو ان غاروں میں لوگوں نے رہنا شروع کر دیا۔ انسان پھر ان غاروں سے نکلا اور اس نے یہاں شہر آباد کرنا شروع کیا۔

عمارت سازی کے دور میں پیرس کے لوگوں نے ان غاروں سے لائم سٹون نکالا اور یہ پتھر عمارت سازی اور قلعہ سازی میں کام آنے لگا، پیرس کا گرجا گھر اور مشہور میوزیم لوور (Louvre) اس کی مثال ہیں۔ آہستہ آہستہ پیرس ایک شہر بن گیا اور لوگوں نے اس میں رہنا شروع کر دیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ مرنے والوں کی تعداد بڑھتی گئی اور قبرستانوں میں جگہ کم پڑنے لگی۔ 18ویں صدی کے آخر میں فرانس میں لمبی بارشوں کا سلسلہ شروع ہوا جس سے پیرس میں موجود یہ قبرستان پانی سے بھرنے لگے۔ اور مردوں کی ہڈیاں شہر میں تیرنے لگیں جو وباؤں کے پھوٹنے پر منتج ہوئیں۔ چنانچہ حکومت وقت نے خصوصی اختیارات استعمال کرتے ہوئے یہ تمام ہڈیاں جمع کر کے ان تہ خانوں میں دفن کرنے کا حکم دے دیا۔ یوں 1786ء میں قبروں کا تہ خانہ بنانے کا سلسلہ شروع ہوا یعنی پیرس کے ہر قبرستان سے ڈھانچے نکال کر اس تہ خانے میں منتقل کر دیے گئے۔

بیسویں صدی کے شروع میں اس تہ خانے کو سیاحوں کے لیے کھول دیا گیا مقامی گائیڈ لوگوں کو اس تہ خانے میں لے کر جاتے ہیں اور انہیں ہڈیوں کا ڈھیر دکھاتے ہیں۔ یہ تہ خانہ 200 کلومیٹر طویل ہے اور اس کا صرف 2 کلومیٹر لمبا حصہ سیاحوں کے لیے کھولا گیا ہے۔ آپ 131 سیڑھیاں اتر کر تہ خانے میں داخل ہوتے ہیں۔ اور پھر اس جگہ پہنچتے ہیں جہاں ہر طرف ہڈیوں اور کھوپڑیوں کے ڈھیر ترتیب سے پڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسکی دیواریں ہڈیوں سے بنی ہوئی ہیں۔ اور اسکا درجہ حرارت 14 ڈگری رہتا ہے۔ تقریباً 6 ملین پیرس کے شہریوں کے ڈھانچے اس میں موجود ہیں۔ اس سے باہر نکلنے کے لیے 112 سیڑھیاں چڑھی جاتی ہیں۔ اس تہ خانے کے اندر زندگی کی سب سے بڑی حقیقت پر فرنچ میں ایک شعر لکھا ہوا ہے، جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے کہ:

سب پیدا ہوتے ہیں، رہتے ہیں اور گزر جاتے ہیں، اپنی قسمت جانے بغیر، جیسے سمندر کی لہروں کو پانی بہا لے جاتا ہے، پتوں کو ہوائیں اڑا لے جاتی ہیں، پھر ایک رات انسان کی زندگی ختم ہو جاتی ہے!

اس کے بعد ’’یہ وقف نو کا قافلہ‘‘ کے عنوان سے اردو زبان میں ایک ترانہ پیش کیا گیا۔ اس ترانہ کے بعد فرنچ زبان میں بچیوں نے ’’خلافت‘‘ کے عنوان پر ایک ترانہ پیش کیا۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نو کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

☆ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ mix culture میں شادی کرنے کے حوالہ سے حضور انور کی کیا رائے ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدیوں کی شادیاں تو احمدیوں میں ہونی چاہئیں، باقی رہ گیا یہ سوال کہ دوسری قومیں ہیں، یورپین ہیں، افریقن ہیں، امریکن ہیں، ایشین ہیں، فار ایسٹرن ہیں، پاکستانی ہیں، یہ آپس میں کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر اچھا رشتہ ملتا ہے، احمدی ہو اور اچھا رشتہ ہو تو کرنی چاہیے، بڑی اچھی بات ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک جگہ لکھا ہے کہ جب عرب مسلمان ہندوستان آئے تھے اگر وہ اس زمانہ کے لوکل لوگوں کے ساتھ وہاں mix ہو کر شادیاں کرتے، تو اس وقت جتنے مسلمان ہیں وہ اب زیادہ ہوتے بلکہ بہت بڑا علاقہ جو ہندوؤں کا ہے مسلمانوں کا ہوتا۔ لیکن اب چونکہ لوگ دنیاداری میں پڑے ہوئے ہیں دین کا پتہ ہی نہیں ہوتا۔ اس لیے culture بے شک مختلف ہوں، اگر دین ایک ہے، مسلمان احمدی ہیں تو اچھا رشتہ ملتا ہے تو دعا کر کے کرنا چاہیے۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ بس اچھا رشتہ ہونا چاہیے، احمدی مسلمان ہو تو ٹھیک ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر اس واقفہ نو نے عرض کیا کہ وہ Mathematics میں ماسٹرز کر رہی ہے۔

☆ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا حضور کچن میں آپا جان کی مدد کرتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ان کو مدد کی ضرورت پڑ جائے تو کر دیتا ہوں۔ میرے خیال میں ان کو کبھی ضرورت پڑتی ہی نہیں سوائے اس کے کہ بیمار ہوں۔ یہی ہے کہ پلیٹ اٹھا دی، چمچہ اٹھا دیا۔ اور کیا کام ہوتا ہے۔ ہاں جب ہم باہر غانا میں رہتے تھے تو ایک دوسرے کی مدد کیا کرتے تھے۔ اس وقت تو نہ گیس ہوتی تھی نہ پانی ہوتا تھا۔ پانی بھی لا کر دیتا تھا، چولہوں میں kerosene بھی میں بھرتا تھا، لیمپ بھی جلاتا تھا۔ سارا کچھ کرتا تھا۔

☆ایک واقفہ نو بچی نے فرنچ زبان میں سوال کیا کہ حضور کوئی ایسا خواب جو بہت دلچسپ ہو اور حضور کو یاد رہا ہو ہمیں بتا سکتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت پرانا خواب ہے۔ ایک دفعہ جب میں امتحان دے رہا تھا تو میں نے دیکھا تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے خواب میں دکھایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے یَنۡصُرُکَ رِجَالٌ نُوۡحِیۡ اِلَیۡہِمۡ مِنَ السَّمَآءِ ۔ وہ مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے بتایا اور اس حساب سے اسکے بعد سالوں سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ مدد کرتا رہتا ہے۔

☆ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا کہ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سکول میں پڑھتے تھے تو کوئی ایسا مضمون تھا جو آپ کو مشکل لگتا تھا؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے تو ساری پڑھائی مشکل لگتی تھی، اس لیے میں کوئی ایسا اچھا سٹوڈنٹ نہیں تھا۔ لیکن آخر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ اچھا کر دیا۔ مجھے نہیں پتہ کہ کس طرح MSc ہو گئی۔ آج کل تم لوگوں کو بہر حال پڑھنا چاہیے۔

☆ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حضور انور بچپن میں زیادہ اپنی امی کے قریب تھے یا اپنے ابو کے زیادہ قریب تھے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دونوں کے ہی قریب تھا۔ ہمارے زمانے میں جو پرانے بزرگ تھے وہ ایک barrier رکھا کرتے تھے لیکن کھانے وغیرہ کا خیال دونوں ہی کیا کرتے تھے۔ جب بیمار ہوتا تھا تو ابا کہتے تھے چھٹی کر لو، سکول نہیں جانا۔ اس وقت ہمیں ابا اچھے لگا کرتے تھے۔ کھانے کا خیال رکھنا اور دوسری چیزوں میں دونوں کا ہی مجھ سے اچھا سلوک تھا۔

اس پر اس بچی نے عرض کیا کہ آپ کو زیادہ ڈر کس سے لگتا تھا؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ڈر تو کسی سے بھی نہیں لگتا تھا۔ ہاں یہ ضرور ہوتا تھا کہ کوئی غلط بات کر دیں گے تو ڈانٹ پڑے گی جو دونوں سے پڑ سکتی تھی۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا‘‘

(ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 232)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

کلامُ الامام

’’اس سلسلہ کے قیام کی اصل غرض یہی ہے کہ لوگ دنیا کے گند سے نکلیں اور اصل طہارت حاصل کریں اور فرشتوں کی سی زندگی بسر کریں‘‘

(ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 473)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں‘‘

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن مرحومین، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں‘‘

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: اے. شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم کے اوصاف حمیدہ کا دلنشین تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 16؍اگست 2019 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت قتادہ بن نعمان انصاریؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت قتادہؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنوظفر سے تھا۔ ان کے والد کا نام نعمان بن زید اور والدہ کا نام اُنَیسہ بنت قیس تھا۔ آپ حضرت ابوسعید خدریؓ کے اخیافی بھائی تھے یعنی والدہ کی طرف سے بھائی تھے۔ آپ کو ستر انصاری صحابہ کے ہمراہ بیعتِ عقبہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔

سوال حضرت قتادہؓ کی آنکھ کس طرح معجزانہ طور پر ٹھیک ہوگئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غزوۂ احد کے روز حضرت قتادہؓ کی آنکھ پر تیر لگا جس سے ان کی آنکھ کا ڈیلا بہ کر باہر آ گیا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ! یہ تیر لگا ہے اور میرا ڈیلا باہر آ گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ڈیلے کو اپنے ہاتھ سے واپس رکھ دیا اور صحیح جگہ پر قائم ہوگیا اور بینائی لوٹ آئی۔ اور بڑھاپے میں بھی دونوں آنکھوں میں سے یہ والی آنکھ زیادہ قوی اور زیادہ صحیح تھی۔

سوال حضور انور نے حضرت قتادہ بن نعمان کی کیا خصوصیات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت قتادہؓ غزوۂ خندق اور دیگر تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ فتح مکہ کے موقع پر قبیلہ بنوظَفَر کا جھنڈا حضرت قتادہؓ کے ہاتھ میں تھا۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ حضرت قتادہ بن نعمانؓ نے ایک مرتبہ سورۂ اخلاص ہی پر ساری رات گزار دی۔ ساری رات سورت اخلاص پڑھتے رہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب اس کا تذکرہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قَسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! سورۂ اخلاص نصف یا تہائی قرآن کے برابر ہے۔

سوال حضور انور نے حضرت قتادہ بن نعمانؓ کی وفات کے متعلق کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت قتادہؓ نے 65 سال کی عمر میں 23؍ہجری میں وفات پائی۔ حضرت عمرؓ نے مدینے میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ قبر میں ان کے اخیافی بھائی حضرت ابوسعید خدریؓ اور محمد بن مسلمہؓ اور حارث بن خُزَمہؓ اترے اور ایک روایت کے مطابق حضرت عمرؓ بھی قبر میں اترنے والوں میں شامل تھے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن کی کیا خصوصیت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ابوسَلْمَہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جمعے کے دن ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے کہ اگر وہ کسی مسلمان کو اس حال میں میسر آ جائے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ سے خیر کا سوال کر رہا ہو تو اللہ اسے وہ چیز ضرور عطا فرما دیتا ہے۔ اور حضرت ابوہریرہؓ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے اس ساعت کا مختصر حال بیان فرمایا کہ بہت چھوٹی سی ہے۔

سوال حضور انور نے جمعہ کے دن آنے والی قبولیت دعا کی مختصر سی گھڑی کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس سے تین مختلف اوقات کا یا باتوں کا پتا لگتا ہے۔ پہلا تو یہ کہ یہ گھڑی جمعے کے دوران آتی ہے۔ دوسرا یہ کہ دن کے آخری حصے میں آتی ہے اور تیسری یہ کہ نمازِ عصر کے بعد آتی ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن آنے والی اس گھڑی کے متعلق حضرت ابوموسی اشعریؓ کی کیا روایت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ابوبُردَہ بن ابوموسیٰ اَشْعَرِی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے مجھ سے کہا کیا تم نے اپنے والد سے جمعے کی گھڑی کی کیفیت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے سنا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ہاں میں نے سنا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ گھڑی امام کے بیٹھنے سے نماز کے ختم ہونے کے درمیان ہوتی ہے۔

سوال حضرت عبداللہ بن سلام نے جمعہ کے دن آنے والی ساعت کے متعلق کیا روایت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن سلام نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دن کی آخری گھڑیوں میں سے ہے۔ یعنی دن ڈھلنے کے قریب ہے۔ میں نے کہا وہ نماز کی گھڑی نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں۔ مومن بندہ جب نماز پڑھ لے اور بیٹھ جائے اور صرف نماز ہی اسے روکے ہوئے ہو تو وہ نماز میں ہی ہے۔

سوال حضرت ابوہریرہؓ نے اس گھڑی کے متعلق کیا روایت بیان کی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک اور روایت حضرت ابوہریرہؓ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعے کے دن ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے کہ اگر کسی مسلمان کو اس حال میں میسر آ جائے کہ وہ اللہ سے خیر کا سوال کر رہا ہو تو اللہ اسے وہ چیز ضرور عطا فرما دیتا ہے اور وہ عصر کے بعد کی گھڑی ہے۔

سوال حضرت ابوسلمہؓ نے اس سلسلہ میں کیا روایت بیان کی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوسلمہ نے اس گھڑی کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخِرُ ساعاتِ النہار یعنی یہ گھڑی دن کی آخری گھڑیوں میں سے ہے۔

سوال رمضان اور جمعہ کو آپس میں کیا مشابہت ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ جمعہ اور رمضان کو آپس میں ایک مشابہت حاصل ہے اور وہ یہ کہ جمعہ بھی قبولیتِ دعا کا دن ہے اور رمضان بھی قبولیتِ دعا کا مہینہ ہے۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے جمعہ کے دن آنے والی اس گھڑی کو حاصل کرنے کا کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جمعے میں تقریباً نوے منٹ کا وقت لگتا ہے۔ انسان کو یہ علم نہیں ہوتا کہ آیا پہلا منٹ قبولیتِ دعا کا ہے، دوسرا منٹ قبولیتِ دعا کا ہے یا تیسرا منٹ قبولیتِ دعا کا ہے۔ یہاں تک کہ نوّے منٹ کے آخر تک انسان کسی منٹ کے متعلق بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ قبولیتِ دعا کا وقت ہے۔ گویا وہ گھڑی جس میں ہر دعا قبول ہوتی ہے نوّے منٹ میں تلاش کرنی پڑے گی اور وہی شخص قبولیتِ دعا کا موقع تلاش کرنے میں کامیاب ہو سکے گا جو برابر نوّے منٹ تک دعا کرتا رہے۔

سوال حضور انور نے حضرت عبداللہ بن مظعونؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مظعونؓ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو جُمَح سے تھا۔ ان کی والدہ کا نام سُخَیلہ بنتِ عَنبَس تھا۔ یہ حضرت عثمان بن مظعونؓ اور حضرت قُدامہ بن مظعونؓ اور حضرت سَائِب بن مظعونؓ کے بھائی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سہل بن عُبَید اللہ انصاری کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ حضرت عبداللہ بن مظعونؓ اپنے تینوں بھائیوں کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مظعونؓ غزوۂ بدر کے علاوہ غزوۂ احد اور خندق اور دیگر غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مظعونؓ نے حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں 30؍ہجری میں بعمر ساٹھ سال وفات پائی تھی۔

......☆......☆......☆......

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم کے اوصاف حمیدہ کا دلنشین تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 23؍اگست 2019 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے حضرت عاصم بن عدیؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عاصمؓ کے والد کا نام عدی تھا۔ حضرت عاصمؓ بنو عجلان کے سردار اور حضرت معن بن عدیؓ کے بھائی تھے۔ حضرت عاصمؓ میانہ قد کے تھے اور بالوں پہ مہندی لگایا کرتے تھے۔ حضرت عاصمؓ کے بیٹے کا نام اَبُوالْبَدَّاح تھا۔ حضرت عاصمؓ کی بیٹی کا نام سہلہ تھا جس کی شادی حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ کے ساتھ ہوئی اور ان کے اس شادی سے تین بیٹے معن، عمر، زید اور ایک بیٹی امۃ الرحمٰن صغریٰ تھے۔ آپ غزوۂ احد اور غزوۂ خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔

سوال جنگ بدر کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصمؓ کو کیا خدمت سپرد فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کی طرف روانہ ہونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصم بن عدیؓ کو قبا اور مدینہ کے بالائی حصہ ’’عالیہ‘‘ پر امیر مقرر فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصمؓ کو اصحابِ بدر میں شمار کیا اور ان کے لیے اموالِ غنیمت میں سے بھی حصہ مقرر فرمایا۔

سوال سیرت خاتم النبیینؐ میں اس واقعہ کی کیا تفصیل بیان ہوئی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سیرت خاتم النبیینؐ میں اس واقعے کی تفصیل اس طرح بیان ہوئی کہ ’’مدینہ سے نکلتے ہوئے آپؐ نے اپنے پیچھے عبداللہ بن ام مکتومؓ کو مدینہ کا امیر مقرر کیا تھا۔ مگر جب آپؐ روحاء کے قریب پہنچے تو غالباً اس خیال سے کہ عبداللہ ایک نابینا آدمی ہیں اور لشکر قریش کی آمد آمد کی خبر کا تقاضا ہے کہ آپؐ کے پیچھے مدینہ کا انتظام مضبوط رہے آپؐ نے ابولبابہ بن منذر کو مدینہ کا امیر مقرر کر کے واپس بھجوا دیا اور عبداللہ بن ام مکتوم کے متعلق حکم دیا کہ وہ صرف امام الصلوٰۃ رہیں۔ مگر انتظامی کام ابولبابہ سرانجام دیں۔ مدینہ کی بالائی آبادی یعنی قباء کیلئے آپؐ نے عاصم بن عدی کو الگ امیر مقرر فرمایا۔‘‘

سوال حضرت عاصمؓ کی وفات کب اور کہاں ہوئی۔ وفات کے وقت انہوں نے کیا کہا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عاصمؓ نے 45 ہجری میں حضرت معاویہؓ کے دورِ حکومت میں مدینے میں وفات پائی۔ بعض کے نزدیک انہوں نے 120 سال کی عمر میں وفات پائی۔ حضرت عاصمؓ کی وفات کا وقت آیا تو ان کے گھر والوں نے رونا شروع کیا اس پر انہوں نے کہا کہ مجھ پر نہ روؤ کیونکہ میں نے تو اپنی عمر گزار لی۔

سوال حضور انور نے غزوۂ تبوک میں صحابہؓ کی مالی قربانی کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول کریمؐ نے جب صحابہ کرام کو غزوۂ تبوک کی تیاری کیلئے حکم دیا تو حضرت ابوبکرؓ اپنے گھر کا سارا مال لے آئے جو کہ چار ہزار درہم تھے۔

E 03-Feb-20 9:32 AM PAGE 16 (1,1)

رسول اللہؐ نے پوچھا کہ اپنے گھر والوں کے لیے بھی کچھ چھوڑا ہے کہ نہیں؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ گھر والوں کیلئے اللہ اور اس کا رسولؐ چھوڑ آیا ہوں ۔ حضرت عمرؓ اپنے گھر کا آدھا مال لے آئے۔ آنحضرتؐ نے پوچھا کہ اپنے گھر والوں کے لیے بھی کچھ چھوڑ کے آئے ہو؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ نصف چھوڑ کے آیا ہوں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ایک سو اَوقیہ دیئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عثمان بن عفانؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ زمین پر اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے خزانے ہیں جو اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرتے ہیں۔ اس موقعے پر عورتوں نے بھی اپنے زیورات پیش کیے۔ حضرت عاصم بن عدیؓ نے ستر وَسق کھجوریں پیش کیں۔

سوال حضور انور نے وسق کی کیا تعریف بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک وسق میں ساٹھ صاع ہوتے ہیں اور ایک صاع تقریباً اڑھائی سیر کا ہوتا ہے، یا اڑھائی کلو کا۔ ایک من تقریباً چالیس سیر کا ہوتا ہے یا انتالیس کلو کا یا اڑتیس کلو کا ہوتا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد ضرار کی کیا تاریخ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ بنو عمرو بن عوف نے مسجد قبا بنائی اور آنحضرتؐ کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ تشریف لائیں اور اس میں نماز پڑھیں ۔ جب بنو غنم بن عوف کے کچھ لوگوں نے اس مسجد کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ ہم بھی ایک مسجد بناتے ہیں جیسے بنو عمرو نے بنائی ہے تو ان کو ابو عمرو نے کہا کہ تم بھی ایک مسجد بناؤ اور حتی الوسع اس میں اسلحہ بھی جمع کرو۔ اس کی نیت یہ تھی کہ اس کو فتنے کا مرکز بنایا جائے۔ کہنے لگا کہ میں روم کے بادشاہ قیصر کے پاس جا رہا ہوں اور وہاں سے ایک رومی لشکر لاؤں گا۔ پھر محمد ﷺ اور اسکے ساتھیوں کو یہاں سے نکال دوں گا۔

سوال مسجد ضرار کے متعلق کیا قرآنی وحی نازل ہوئی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کو مسجد ضرار کے بارے میں یہ وحی نازل ہوئی کہ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًاۢ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ (توبہ:107) اور وہ لوگ جنہوں نے تکلیف پہنچانے اور کفر پھیلانے اور مومنوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے اور ایسے شخص کو کمین گاہ مہیا کرنے کیلئے جو اللہ اور اسکے رسولؐ سے پہلے ہی لڑائی کر رہا ہے ایک مسجد بنائی ہے ضرور وہ قسمیں کھائیں گے کہ ہم بھلائی کے سوا کچھ نہیں چاہتے تھے جبکہ اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔

سوال آنحضرت ﷺ نے مسجد ضرار کو گرانے کے لیے کن کن لوگوں کو ارشاد فرمایا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن دخشم اور معن بن عدی کو بلایا اور ان کو مسجد ضرار گرانے کا حکم دیا۔ کچھ روایات میں یہ بھی ہے کہ حضرت عاصم بن عدی اور عمرو بن سکن اور وحشی، جس نے حضرت حمزہؓ کو شہید کیا تھا اور سوید بن عباس کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقصد کے لیے بھیجا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دہلی کی جامع مسجد دیکھ کر کیا فرمایا تھا؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: بڑی خوبصورت مسجد ہے لیکن مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ ورنہ یہ سب مساجد ویران پڑی ہوئی ہیں۔ فرمایا: مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے۔ مسجدوں کے واسطے یہ حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔

سوال حضور انور نے آج کل کے مسلمانوں اور ان کی مساجد کا کیا حال بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آج کل مسلمان مسجدیں بڑی خوبصورت بناتے ہیں لیکن یہ تقویٰ سے خالی مسجدیں ہیں۔ غیر احمدی علماء نے اپنی دانست میں تقویٰ صرف اسی بات کو سمجھ لیا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف مسجدوں میں کھڑے ہو کے گندی اور غلیظ زبان استعمال کی جائے، جماعت کو گالیاں دی جائیں۔ مسجدوں کی امامت اور فرقوں کے اختلاف کی وجہ سے آپس میں بھی ان کی گالم گلوچ رہتی ہے۔

سوال معاند اسلام ابو عامر کے متعلق حضور انور نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا کون سا ارشاد پیش فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفہ اولؓ ''لِمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ'' کی تشریح فرماتے ہیں کہ ''یہ ابو عامر کی طرف اشارہ ہے جو عیسائی تھا۔ اس کے مکروں سے ایک مکر یہ بھی تھا کہ رسول کریمؐ اس مسجد میں نماز پڑھ لیں۔ پھر کچھ مسلمان ادھر بھی آ جایا کریں اور اس طرح مسلمانوں کی جماعت کو توڑ لوں گا۔ اس ابو عامر نے اپنا ایک رؤیا بھی مشتہر کر رکھا تھا کہ میں نے دیکھا ہے کہ نبی کریمؐ وَحِيْدًا طَرِيْدًا شَرِيْدًا کہ دھتکارے ہوئے (نعوذ باللہ) تن تنہا فوت ہوں گے۔ نبی کریمؐ نے اس کی یہ بات سن کر فرمایا کہ خواب سچا ہے۔ یہ ٹھیک کہتا ہے۔ اصل میں بات یہ ہے کہ اس لیے سچا ہے کہ اس نے اپنی حالت دیکھی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرو بن عوفؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عمرو بن عوفؓ کا نام عمیر بھی ملتا ہے۔ ان کی ولادت مکے میں ہوئی اور ابن سعد کے مطابق یہ یمن سے تھے۔ آپؓ قدیمی اسلام قبول کرنے والوں میں سے تھے۔ آپؓ نے مکے سے ہجرتِ مدینہ کے وقت قبا میں حضرت کلثوم بن الہدمؓ کے ہاں قیام کیا۔ حضرت عمرو بن عوفؓ غزوۂ بدر، غزوۂ احد، غزوۂ خندق اور اس کے علاوہ دیگر تمام غزوات میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت عمرو بن عوفؓ کی وفات حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں ہوئی اور ان کی نمازِ جنازہ حضرت عمرؓ نے پڑھائی۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items

Mob: 9647960851
9082768330

Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18

طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

وصایا

منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9901: مَیں راملّہ احمدی بنت مکرم ایم برکت اللہ صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: 4th(7th A Main)330 بلاک (کورام منگلا) بنگلور صوبہ کرناٹک، مستقل پتا: فلیٹ نمبر 3 (26 الفرڈ اسٹریٹ) رچمنڈ ٹاؤن بنگلور صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/ اپریل 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم انور احمد — الامۃ: راملّہ احمدی — گواہ: نصیر احمد

مسل نمبر 9902: مَیں ناجدہ اصغر زوجہ مکرم کے وی محمد طاہر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: ولسن گارڈن 3 کراس ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک، مستقل پتا: کالیکٹ ٹاؤن ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/ نومبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: نیکلس 27.18 گرام، 6 کڑے 67.960 گرام، چین 8.610 گرام، 7 انگوٹھیاں 14.040 گرام، پائل ایک جوڑی 26.010 گرام، برسلیٹ 12 گرام، بالیاں 2 جوڑی 8.740 گرام، چین (بصورت حق مہر) 19.180 گرام (تمام زیورات 23 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے وی محمد طاہر — الامۃ: ناجدہ اصغر — گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 9903: مَیں نصیر احمد ولد مکرم ایم نور احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی، ساکن رچمنڈ ٹاؤن ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13/ نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک رہائشی مکان 24X23 بمقام سورب، زرعی زمین 1/ ایکڑ 10 گنٹے میں نصف حصہ بمقام سورب، ایک مکان بمقام Bammasudra بنگلور میں نصف حصہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/80,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد — العبد: نصیر احمد — گواہ: طاہر احمد کے وی

مسل نمبر 9904: مَیں امۃ الحفیظ سمیر زوجہ مکرم نصیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی، ساکن رچمنڈ ٹاؤن ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13/ نومبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 200 گرام 22 کیریٹ، ایک جوڑی بالیاں 17 گرام، ایک ہار مع ڈائمنڈ 18 گرام (بشمول حق مہر) مکان بمقام Bammasundara بنگلور میں نصف حصہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نصیر احمد — الامۃ: امۃ الحفیظ سمیر — گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 9905: مَیں سطوت طیبہ بنت مکرم محمد حشمت اللہ احمدی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن رچمنڈ ٹاؤن ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/ نومبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ اراضی 5 مرلہ بمقام حلقہ دارالانوار قادیان۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد — الامۃ: سطوت طیبہ — گواہ: محمد حشمت اللہ احمدی

مسل نمبر 9906ل: مَیں نرگس پروین بنت مکرم عبدالواحد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالانوار شمالی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/ دسمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نظر الحق اسلام — الامۃ: نرگس پروین — گواہ: محمد انور احمد

ارشادِ نبوی ﷺ
خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی
(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

PHLOX
All for dreams
PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS
OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

برانچ
دانش منزل (قادیان)
ڈگل کالونی (خانپور، دہلی)
طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style!
Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Mob- 9434056418
শক্তি বাম ®
আপনার পরিবারের আসল বন্ধু...
Produced by:
Sri Ramkrishna Aushadhalaya
VILL- UTTAR HAZIPUR
P.O. + P.S.- DIAMOND HARBOUR
DIST- SOUTH 24 PGS. W.B.- 743331
E-mail : saktibalm@gmail.com

طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو
خرچ نہ کروگے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 64)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ اروَل (بہار)

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA, TIFFIN, MEALS, CHICKEN-BIRYANI, FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

NISHA LEATHER

Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133
طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

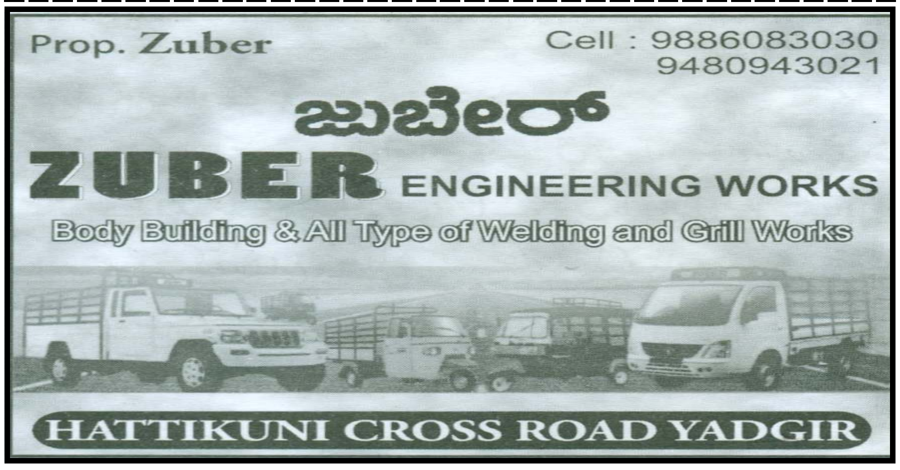

INDIAN ROLLING SHUTTERS
IRS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

:+91 9505305382
9100329673
TECHNO VISION
CCTV SOLUTIONS
H.No. 18-2-888/10/173, GM Chowni,
Falaknuma, Chandrayangutta, Hyderabad - 500 053.
E-mail: mariyam.enterprise.cctv@gmail.com

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)

Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(تلنگانہ)

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
KONARK Nursery
Hyderabad
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران:134)

اوراللہ اوررسول کی اطاعت کروتا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ (آل عمران:103)

اَے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

جوشخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے
اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تا کہ مَیں اس کے سلام کا جواب دے سکوں

(ابوداؤد، کتاب المناسک)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیما پوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور
آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے

(سنن دارمی، کتاب الجہاد)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ
بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے، اس وقت کہہ سکیں گے
کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہیے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا
اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہو سکتا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر احمدی اپنے آپ کو
تقویٰ میں بڑھانے کیلئے جدو جہد کرے

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبرکوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے نیک نمونے کے ذریعہ
لوگوں کے دلوں کو اسلام احمدیت کیلئے جیتنے کی کوشش کریں

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
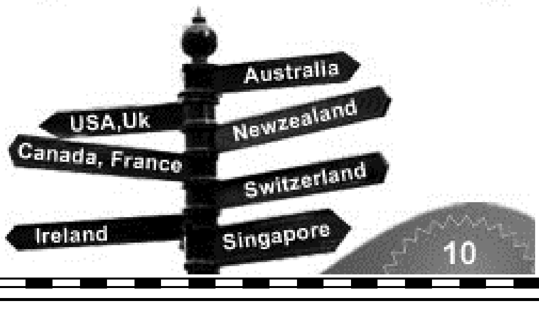

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

E 03-Feb-20 9:32 AM PAGE 20 (1,1)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 69 Thursday 6 - February - 2020 Issue. 6

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمید کا دلنشین تذکرہ

’’مَیں نے ان کو دیکھا ہے بڑی محنت سے کام کرنے والے تھے، بے نفس انسان تھے، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے‘‘

مکرم بابو محمد لطیف صاحب امرتسری مرحوم کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31؍جنوری 2020 بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ) برطانیہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جن صحابی کا میں ذکر کروں گا ان کا نام ہے حضرت ابوطلحہ ؓ۔ حضرت ابوطلحہ ؓ انصاری کا اصل نام زید تھا ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا اور یہ قبیلہ کے رئیس تھے۔ آپ اپنی کنیت ابوطلحہ ؓ کے نام سے زیادہ مشہور تھے۔ حضرت ابوطلحہ ؓ نے بیعت عقبہ ثانیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی۔ آپ تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ حضرت ابوطلحہ ؓ کا رنگ گندمی اور قد درمیانہ تھا آپ نے کبھی سر اور داڑھی کے بالوں پر خضاب نہیں لگایا۔ حضرت انس حضرت ابوطلحہ ؓ کے ربیب یعنی بیوی کے پہلے خاوند سے بیٹے تھے۔ حضرت ام سلیم ؓ کے پہلے خاوند مالک بن نذر تھے۔ ان کے فوت ہونے کے بعد حضرت ابوطلحہ ؓ سے ان کی شادی ہوئی اور ان کے ہاں عبداللہ اور عمیر کی ولادت ہوئی۔

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ ؓ نے ام سلیم کو نکاح کا پیغام بھجوایا۔ ام سلیم نے کہا کہ اللہ کی قسم مجھے آپ جیسے آدمی سے نکاح کا انکار نہ ہوتا لیکن آپ مشرک ہیں اور میں مسلمان۔ میرے لئے جائز نہیں ہے کہ میں آپ سے نکاح کروں۔ اگر آپ اسلام قبول کرلیں تو یہی میرا مہر ہوگا اور میں اس کے سوا کچھ نہیں مانگوں گی۔ حضرت ابوطلحہ ؓ نے اسلام قبول کرلیا اور یہی ان کا مہر مقرر ہوا۔ حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ میں نے اسلام میں آج تک کسی عورت کے بارے میں نہیں سنا کہ اس کا مہر ایسا قابل عزت ہو جیسا کہ ام سلیم کا مہر تھا۔

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ جب احد کی جنگ ہوئی تو لوگ شکست کھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہو گئے اور حضرت ابوطلحہ ؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے رہے اور حضرت ابوطلحہ ؓ ایسے تیرانداز تھے کہ زور سے کمان کھینچا کرتے تھے۔ انہوں نے اس دن دو یا تین کمانیں توڑیں۔ حضرت انس کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھا کر لوگوں کو دیکھتے تو حضرت ابوطلحہ ؓ کہتے میرے ماں باپ آپ پر قربان، سر اٹھا کر نہ دیکھیں مبادا ان لوگوں کے تیروں میں سے کوئی تیر آپ کو لگے۔ میرا سینہ آپ کے سینے کے سامنے ہے۔ غزوہ احد میں حضرت ابوطلحہ ؓ کے اس شعر کے پڑھنے کا بھی ذکر آتا ہے:

وَجْهِيْ لِوَجْهِكَ الْوِقَاء
وَ نَفْسِيْ لِنَفْسِكَ الْفِدَاء

میرا چہرا آپ کے چہرے کو بچانے کے لئے ہے اور میری جان آپ کی جان پر قربان ہے۔

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ میں آئے۔ آپ کا کوئی خادم نہ تھا۔ حضرت ابوطلحہ ؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا یارسول اللہ انس سمجھدار لڑکا ہے یہ آپ کی خدمت کرے گا۔ حضرت انس کہتے تھے کہ میں نے سفر میں بھی آپؐ کی خدمت کی اور حضر میں بھی۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کافر کو قتل کرے گا تو اس کافر کا مال و اسباب اسی شخص کو ملے گا۔ اس دن حضرت ابوطلحہ ؓ نے بیس کافروں کو قتل کیا اور ان کا سامان بھی لیا۔

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لشکر میں تنہا ابوطلحہ ؓ کی آواز ایک جماعت پر بھاری ہوتی ہے۔ بعض دوسری روایات میں سو آدمیوں اور ایک ہزار آدمی کا بھی ذکر ملتا ہے۔ یعنی بہت بلند آواز تھی ان کی۔ حضرت ابوطلحہ ؓ 34 ھجری میں مدینہ میں فوت ہوئے اور حضرت عثمان نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس وقت آپ کی عمر ستر سال تھی۔

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ ؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جہاد کی وجہ سے نفلی روزہ نہیں رکھا کرتے تھے تاکہ طاقت کم نہ ہو جائے اور حضرت انس مزید فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میں نے سوائے عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کے دن کے کبھی ان کو بے روزہ نہیں دیکھا۔

حضرت ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مہمان کو کون اپنے ساتھ رکھے گا۔ حضرت طلحہ ؓ اسے اپنے ساتھ لے گئے۔ اپنی بیوی سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی نہایت اچھی خاطر تواضع کرو۔ وہ بولی ہمارے پاس تو اتنا ہی کھانا ہے جو میرے بچوں کے لئے مشکل سے کافی ہو۔ طلحہ ؓ نے کہا بچوں کو بھوکا سلا دینا۔ چنانچہ اس نے کھانا تیار کیا اور چراغ کو جلایا اپنے بچوں کو سلا دیا پھر اس کے بعد وہ اٹھی اور چراغ کو درست کرنے کے بہانے اس کو بجھا دیا۔ وہ دونوں اس مہمان پر یہ ظاہر کرتے رہے کہ گویا وہ بھی کھا رہے ہیں مگر ان دونوں نے خالی پیٹ رات گزاری۔ جب صبح ہوئی تو طلحہ ؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپؐ نے فرمایا آج رات اللہ تمہاری مہمان نوازی پر ہنس پڑا یا فرمایا تمہارے دونوں کے کام سے بہت خوش ہوا اور اللہ نے یہ وحی نازل کی کہ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۛ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور وہ اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے باوجود اسکے کہ انہیں خود تنگی درپیش تھی۔ پس جو کوئی بھی نفس کی خصاصت سے بچایا جائے تو یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ جب بال اتروائے تو حضرت ابوطلحہ ؓ پہلے شخص تھے جنہوں نے آپ کے بالوں میں سے کچھ بال لئے۔ حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ابوطلحہ ؓ مدینہ میں تمام انصار سے زیادہ کھجوروں کے باغ رکھتے تھے اور ان کو سب سے زیادہ پیارا بئرحاء کا باغ تھا جو مسجد کے سامنے تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں آیا کرتے تھے اور وہاں کا صاف ستھرا پانی پیا کرتے تھے۔ جب یہ آیت اتری لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کہ تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم اُن چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو تو حضرت ابوطلحہ ؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جائداد میں سے مجھے سب سے پیارا باغ بئرحاء ہے اور وہ اب میں صدقہ کیلئے دیتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ کے ہاں مقبول نیکی ہوگی اور بطور ذخیرے کے ہوگی۔ اس لئے جہاں اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھائے وہاں اسے خرچ کریں۔

حضرت ابوطلحہ ؓ کو یہ اعزاز اور سعادت بھی حاصل ہے کہ وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی کی وفات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر اس کی قبر میں اترے اور حضور کی صاحبزادی کی نعش مبارک کو قبر میں اتارا۔

حضرت مصلح موعود ؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ ؓ کو کسی اسلامی خدمت کے سلسلہ میں باہر بھیجا۔ ان کا بچہ بیمار تھا ابوطلحہ جب واپس آئے تو ان کی غیر حاضری میں ان کا بچہ فوت ہو چکا تھا۔ ماں نے اپنے مردہ بچے پر کپڑا ڈال دیا وہ نہائی دھوئی اور خوشبو لگائی اور بڑے حوصلے کے ساتھ اس نے اپنے خاوند کا استقبال کیا۔ ابوطلحہ نے آتے ہی سوال کیا کہ بچے کا کیا حال ہے۔ بیوی نے جواب دیا بالکل آرام سے ہے۔ ابوطلحہ نے کھانا کھایا، تعلقات زوجیت پورے بھی کئے۔ پھر ان کی بیوی نے کہا کہ میں آپ سے ایک بات دریافت کرنا چاہتی ہوں خاوند نے جواب دیا کیا؟ بیوی نے کہا کہ اگر کوئی شخص کسی کے پاس امانت رکھ جائے اور کچھ عرصہ کے بعد وہ چیز واپس لینا چاہے تو کیا وہ چیز اسے واپس کی جائے یا نہ کی جائے۔ انہوں نے جواب دیا وہ کون بیوقوف ہوگا جو کسی کی امانت کو واپس نہیں کرے گا۔ بیوی نے کہا آخر اسے افسوس تو ہوگا کہ میں امانت واپس کر رہا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا افسوس کس بات کا وہ چیز اسکی اپنی نہیں تھی اگر وہ اسے واپس کردے تو اسے کیا افسوس ہوسکتا ہے۔ بیوی نے کہا اچھا یہ بات ہے تو ہمارا بچہ جو خدا تعالیٰ کی ایک امانت تھی اسے خدا تعالیٰ نے ہم سے واپس لے لیا۔

حضور انور نے فرمایا یہ حوصلہ تھا جو اس وقت کی عورتوں میں پایا جاتا تھا۔ پس جان کا دینا تو کوئی چیز ہی نہیں خصوصاً مؤمن کیلئے تو یہ ایک معمولی بات ہوتی ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں اتنا نوازا کہ انصار میں سے ایک شخص نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابوطلحہ ؓ کے نو بچے دیکھے اور سب قرآن کے قاری تھے۔

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوطلحہ ؓ انصاری حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح اور حضرت ابی بن کعب کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا کہ اتنے میں ایک آنے والے شخص نے آکر خبر دی کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ حضرت ابوطلحہ ؓ نے اس شخص کی خبر سنتے ہی کہا کہ اے انس ان مٹکوں کو توڑ دو۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ مَیں نے ایک پتھر سے مٹکوں کے نچلے حصوں پہ مار کے انہیں توڑ دیا۔

حضور انور نے فرمایا: اب ایک مختصر ذکر میں ایک مرحوم کا کروں گا اور ان کا جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔ مکرم بابو محمد لطیف صاحب امرتسری ابن حضرت میاں نور محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ان کی وفات 26؍جنوری 2020ء کو ربوہ میں 90 سال کی عمر میں ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحوم موصی تھے۔ آپ سلسلہ کے معروف مبلغ محترم مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ بابو لطیف صاحب کے والد اوائل جوانی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بابو لطیف صاحب کو لے کر گئے اور وقف کے لئے پیش کیا۔ ان کا کل عرصہ خدمت باسٹھ سال بنتا ہے جس میں سے تقریباً ترپن سال دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں مختلف حیثیت سے ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ اپنے کام کے بہت ماہر تھے بڑے سلیقہ اور انہماک سے کام کیا کرتے تھے اور ساتھ ساتھ دینی مطالعہ کا بھی شوق تھا سلسلہ کی کتب کا گہرا مطالعہ تھا۔ شوریٰ کے انتظامات کے سلسلہ میں ان کو خاص طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ خلافت ثالثہ کے دور میں بھی اور بعد میں بھی۔ مختلف کاموں کی سرانجام دہی کے سلسلہ میں خرید و فروخت کے حوالہ سے بھی بڑی باریکی سے اور بڑی محنت سے جماعتی اموال کی حفاظت کا خاص خیال رکھتے ہوئے چیزیں خریدا کرتے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد ان کو حفاظت مرکز قادیان کی بھی توفیق ملی۔ ان کی پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا ان کی وفات سے چند دن پہلے ان کی ایک بیٹی بھی وفات پا گئی تھیں۔

حضور انور نے فرمایا: میں نے ان کو دیکھا ہے جب میں ربوہ میں تھا، بڑی محنت سے کام کرنے والے تھے۔ کبھی یہ پرواہ نہیں کی کہ گھر جانا ہے یا وقت ختم ہو گیا ہے دفتر کا۔ اصل غرض تھی کام کی کہ جماعت کا کام کرنا ہے اور ایک خصوصیت یہ بھی تھی ان کی، بہت بڑی کہ جو خط ہوتا وہ بصیغہ راز ہوتا اور ہمیشہ راز رکھا کرتے۔ 74ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اسلام آباد اسمبلی میں پیش ہوتے تھے تو یہ اس میں پرائیویٹ سیکرٹری کے عملے کے طور پر وہاں تھے۔ دفتری کام کے علاوہ یہ دوسروں کی مدد بھی کیا کرتے تھے۔ کارکنوں کے ساتھ مل کے برتن بھی دھو دیا کرتے تھے۔ غرض کہ بے نفس انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے ان کے درجات بلند کرے ان کی اولاد کو بھی اور نسل کو بھی ان کی نیکیوں پر قائم کرے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad